صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 24 مارچ 2011ء بمطابق 18 ربیع الثانی 1432 ہجری بارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَولًا سَدِیدًا O یُصلِح لَکُم اَعمٰلَکُم وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد فَازَ فَوزًا عَظِیمًا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو۔ اللہ تعالیٰ (اس کے صلہ میں) تمہارے اعمال قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Israrullah Khan Gandapur, not present. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, not present. Dr. Zakirullah Khan, Question No. ji?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! د-----

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: سوال نمبر 309 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 309 _ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں MRDP (ملاکنڈ رورل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ) جون 2008ء کو اختتام پذیر ہوا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے پراجیکٹ مذکورہ کو مزید چلانے کیلئے پلاننگ کمیشن اسلام آباد کو Concept papers ارسال کئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ Concept papers میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ پراجیکٹ ہذا مالیاتی Financially اور Physically پچاس فیصد فیل ہو چکا ہے اور اس نے صرف پچاس فیصد کامیابی حاصل کی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ان اسباب کی نشاندہی کی جائے جس کی وجہ سے PC-IV میں پراجیکٹ کو Lesson Learned کے طور پر ناکام ظاہر کیا گیا ہے;

(ii) Concept papers میں ناکامی کے اسباب کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں;

(iii) پراجیکٹ کی ناکامی کی ذمہ داری کس پر عائد کی گئی ہے اور ان کے خلاف کیا تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، نیز پراجیکٹ کے پاس اس وقت کتنی رقم موجود ہے اور یہ کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) ابھی تک پراجیکٹ کی (Impact Assessment) سٹڈی نہیں ہوئی ہے جس کی بنیاد پر پراجیکٹ کی کامیابی یاناکامی کے بارے میں کوئی رائے قائم کی جاسکے۔

(د) (i) پراجیکٹ کاPC-IVابھی تیار نہیں کیا گیاہے۔

(ii)تفصیل ندارد۔

(iii) ایشیائی ترقیاتی بینک نے پراجیکٹ کے شعبہ شاہرات کی کارکردگی کو توقعات سے نیچے قرار دیا تھا۔ حسب ہدایات ایف اتیچ اے کو ایشیائی ترقیاتی بینک کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کی ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ پراجیکٹ نے شعبہ شاہرات کے کنسلٹنٹ کی بقایارقم مبلغ 15 ملین روپے کی ادائیگی روک دی ہے۔ موجودہ وقت میں پراجیکٹ کے اکاؤنٹ میں تقریباً 1.75 ملین روپے موجود ہیں جوکہ Community Managed Infrastructure (CMI) سکیم اور Line Departments کے اخراجات سے بچت شدہ رقم ہے۔ مذکورہ رقم کو پراجیکٹ کی Closing سرگرمیوں میں حسب منظوری خرچ کیا جارہاہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: ھاں جی۔ د (ج) جز په جواب کښے ما تپوس کړے دے چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ Concept papers میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ پراجیکٹ ہذا مالیاتی Financially اور Physically پچاس فیصد فیل ہوچکا ہے اور اس نے صرف پچاس فیصد کامیابی حاصل کی ہے؟" دوئ جی راته وائی چه "ابھی تک پراجیکٹ کی Impact Assessment سٹڈی نہیں ہوئی ہے جس کی بنیاد پر پراجیکٹ کی کامیابی یاناکامی کے بارے میں کوئی رائے قائم کی جاسکے"۔ د دے بل جز په جواب کښے راته وائی چه یره مونږ تر اوسه پورے PC-IV نه دے تیار کړے۔ درے کاله خو مخکښے دا سوال جمع شوے دے ، درے کاله مخکښے په 2008 کښے دا پراجیکټ بند شوے دے ، بند شوے هم دے او PC-IV تر اوسه پورے نه دے تیار ، مونږ وئیل چه پچاس فیصد فیل شوے دے ، زما مقصد نور نشته دے ، په دے باندے وخت هسے هم اغوبنتے دے او بالکل د قبر نه مړی راویستل دی خو زۀ دا وایم چه که دا قسم پراجیکټ مونږ شروع کوؤ چه د اربونو روپو وی او هغه بیا مونږ ته او دے صوبے ته څه فائده نه شی ورکولے نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه جی چه د گورنمنټ نه پرے واورو جی۔ آنریبل منسټر پلاننگ، سینیئر منسټر پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ، پلیز۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، دا خبره ستاسو په نوټس کښے راولم چه دا کوئسچن مخکښے هم راغلے وو او پینډنگ پروت وو بیا ډسکس شوے هم وو، په یو وخت کښے معزز ممبر صاحب وو هم نه، موجود هم نه وو نو بار بار دا راځی او دا مشکلات پیښیږی۔ بیا د دے ځائے نه آرډر راشی چه 250 کاپئ، نو ډیر خرچ او دغه پرے راځی نو دا هغه کوئسچن دے او بیا محکمے والا هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئندہ جو بھی کوئسچن Repeat ہو جائے تو اس کی کاپیاں، یہ کیا تقسیم ہوتی ہیں یا؟۔۔۔۔

ایک آواز: د ممبر Right دے۔

جناب سپیکر: نه د ممبر Right خو دے خو د دے نه څه د Avoid کیدو بله څه طریقه نشته؟ جی آنریبل منسټر صاحب، سینیئر منسټر رحیم داد خان۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب، دا کوئسچن دے، ما له بیګا د محکمے د طرف نه دا دغه راغے، په دے زهٔ هم Satisfied نه یمه او د هغوی پوره سرزنش به کومه چه دا کوم وجوهات دی چه څومره موده اوشوه چه پراجیکټ ختم شوے دے او بیا دا نمونه کوئسچن راځی؟ نو ډاکټر صاحب به زهٔ ځان سره کښینومه او د دے دغه معلومات به ترے اوکړو چه یره دا کومه وجه ده، دا کوم Technicalities دی چه د هغے په وجه باندے دا څیزونه ایسار دی نو زهٔ د ډاکټر صاحب سره دا خبره کومه چه انشاء الله تعالیٰ دا سے دغه به نه وی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زهٔ د منسټر صاحب انتهائی مشکور یمه او زهٔ د دوئ د دے خبرے سره اتفاق کوم، که ما کښینئ او که نه کښینئ هیڅ خبره نشته، زهٔ بنه په تسلئ یمه۔ زهٔ صرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ستاسو کوئسچن، دا ٹھیک دہ جی تاسو دغه، د ډیپارټمنټ Improvement او د هغوی سسټم بنه کول وی چه په هغے کښے غلط څیزونه او دا نه کیږی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بالکل جی۔

جناب سپیکر: نو مهربانی اوکړئ د منسټر صاحب سره کښینئ او د دے ډیپارټمنټ اصلاح اوکړئ۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: زۀ جی مشکور یم او بس خبره خلاصه شوے ده خو زۀ وایم چه د آئنده د پاره داسے پراجیکټ نه راځی چه د هغے نه د دے ملک او دے غریبے صوبے ته څه فائده نه وی۔

Mr. Speaker: Ji, thank you. Ms. Musarrat Shafi Bibi, not present. Mufti Said Janan Sahib, not present. Syed Qalb-e- Hassan, please Question No.?

سید قلب حسن: سوال نمبر 1276۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1276۔ سید قلب حسن: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران صوبے کے مختلف تھانوں کے ڈی ایس پیز اور ایس ایچ اوز کو اپنی کارکردگی بڑھانے کیلئے ٹارگٹ دیتے ہیں جس میں اسلحہ، کارتوس، منشیات شامل ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانے کا عملہ اپنی ریکوری دکھانے کیلئے پولیس افسران کو دو نمبر کلاشنکوف اور کارتوس دکھانے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ افسران شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہاٹ میں گزشتہ تین سالوں میں جو ریکوری کی گئی ہے، اس کی ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جواب نفی میں ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

سید قلب حسن: سر، زما دا کوئسچن په گزشته اجلاس کښې شوے هم وو او په هغې کښې وزیر قانون صاحب سره، هغه ټائم غوښتے وو چه یره مونږ دلته دا کوم جوابونه ورکړی دی، هغه غلط دی نو دا سوال دوباره زما په خیال کښې په غلطئ سره راغلے دے، په هغې کښې زما د وزیر قانون صاحب سره ډسکشن شوے هم دے او په هغې باندے به مونږ انشاء الله نور ډسکشن کوؤ۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لامنسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زما په خیال جی د دوئ Satisfaction-----

جناب سپیکر: تسلی ئے اوشوه جی۔

وزیر قانون: د دوئ تسلی شوے ده جی، He dose not press any more.

(تالیاں)

جناب سپیکر: سم لا سونه هم ورته اوپرقیدل۔

سید قلب حسن: سر، تسلی، تسلی نه ده شوے، دا ډسکشن د هغه سره کوؤنکے دے، په هغې کښې یو کمیټی ورله هم، په هغې کښې لاء منسټر کړے وه چه په هغې کښې به ډیپارټمنټ والا یوه کمیټی به جوړه کړو، یو بل کوئسچن هم وو، درے کوئسچنز وو خو خیر هغه به زهٔ د اسمبلئ د اجلاس نه بعد وزیر قانون صاحب سره ډسکس کړمه۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Israrullah Khan Gandapur Sahib, Question No. ji?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 804۔

جناب سپیکر: آٹھ سو-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر آٹھ سو چار۔

Mr. Speaker: No, No. 859. We are -----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں چونکہ وہاں پر تھا تو-----

جناب سپیکر: نہیں ابھی، وہ تو گزر چکا ہے، گاڑی سٹیشن سے بہت آگے نکل گئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو بس سر، پھر ٹھیک ہے۔ یہ تو میں نے دیکھا نہیں ہے، اس کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: 859 جی، ابھی کو ئسچن نمبر آپ کا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے دیکھا نہیں ہے تو میں اس میں کیا سپلیمنٹری کروں؟ تھینک یو۔ سر، اس دن میں تھا نہیں، چھٹی پر تھا اور چونکہ یہ Presentation تھی تو ٹھیک ہے جی، بس جو ڈیپارٹمنٹ کا Answer ہو گا، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: Again اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، Same کو ئسچن کا حصہ ہے بونیر، (مداخلت) ہاں ڈسٹرکٹ بونیر کے متعلق اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کا کو ئسچن ہے، یہ تو اس کا ضمنی حصہ ابھی آگیا۔

* 859۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کھیلوں کے فروغ / ترقی کیلئے سالانہ فنڈ فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع بونیر کو کھیلوں کی ترقی کیلئے 2003ء تا 2009ء تک سالانہ کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ فنڈ کون کونسے کھیلوں کے انعقاد / ترقی پر خرچ کیا گیا، ہر سال کی الگ الگ کھیلوں کے انعقاد کی تفصیل بمعہ اخراجات بتائی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت): (الف) درست ہے۔

(ب) (i) صوبائی محکمہ کھیل نے سال 2003ء تا 2009ء ضلع بونیر کو مندرجہ ذیل فنڈز ترقیاتی سکیموں کیلئے فراہم کئے:

1۔	2004-05 چار دیواری برائے کھیلوں کا میدان بمقام جووڑ	2.625 ملین
2۔	2004-05 کھیلوں کا میدان بمقام گدیزئی	0.400 ملین
3۔	2006-07 کھیلوں کا میدان بمقام ڈگر اور بیڈمنٹن کورٹ بمقام پیر بابا	1.578 ملین
4۔	2006-07 کھیلوں کا میدان بمقام دیوانہ بابا	3.021 ملین
5۔	گراؤنڈ کی فراہمی بمقام ناوا گئی پی ایف 77	6.169 ملین

(ii) اس کے علاوہ 2% ضلعی ترقیاتی فنڈز ڈی سی او کی مرضی سے کھیلوں کے فروغ پر خرچ کئے جاتے ہیں جبکہ سال 2003ء تا 2009ء ضلعی سپورٹس آفیسر کو کھیلوں کے انعقاد کے واسطے کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا اور چونکہ فنڈز کی فراہمی نہیں کی گئی اسلئے کھیلوں کا انعقاد نہیں کیا جا سکا۔

ضمنی مواد: 2003ء تا2009ء ضلع بونیر میں 2% فنڈز ضلعی سپورٹس آفیسر کے مطابق ضلعی حکومت نے فراہم نہیں کئے، یہ فنڈز کھیلوں کی سرگرمیوں پر خرچ کرنا چاہیئے تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

ڈائریکٹر جنرل کھیل کی رپورٹ کے مطابق ضلع بونیر میں مذکورہ سالوں میں یہ فنڈز کھیلوں کی سرگرمیوں کے علاوہ اور متعلقہ کمیٹی کی اجازت کے بغیر خرچ کئے گئے۔

ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یہ فنڈز کھیلوں کی سرگرمیوں پر خرچ کرنے کو یقینی بنائے۔ اسی طرح دوسرے اضلاع سے آگاہی ہونے پر محکمہ کھیل نے ایک خلاصہ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا کو ارسال کیا جو کہ وزیراعلیٰ صاحب نے منظور فرمایا۔

1۔ ہر ضلع میں کھیلوں کی سرگرمیوں کیلئے مختص شدہ 2% فنڈ دوسری کسی مد میں خرچ نہیں کیا جائے گا اور ضلع میں کھیلوں کی ترقی کیلئے شفاف طریقے سے خرچ کیا جائے گا۔ اس میں خلل اندازی کو غیر قانونی خرچ تصور کیا جائے گا اور جس نے اسے منظور کیا ہو، اس سے وصول کیا جائے گا۔

2۔ یہ رقم ہر ضلع میں ایک الگ اکاؤنٹ میں رکھی جائے گی جسے متعلقہ ضلع کا رابطہ آفیسر اور سپورٹس آفیسر مشترکہ چلائیں گے۔

3۔ ضلعی رابطہ آفیسر کی سربراہی میں متعلقہ ضلع کی منظور شدہ نمائندہ کھیلوں کی تنظیموں اور نظامت کھیل کے مشورہ سے ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو اس بات کو یقینی بنائے گی کہ صوبائی نظامت کھیل کی منظوری سے ضلعی کھیلوں کی چنی گئیں سرگرمیوں پر یہ رقم شفاف طریقے سے خرچ کی گئی ہے۔

4۔ نظامت کھیل کے مشورہ سے ہر ضلع کی سپورٹس کمیٹی کھیلوں کی ترقی کیلئے ایک سالانہ سپورٹس کیلنڈر ترتیب دے گی جس میں نچلی سطح، صوبائی سطح کے فائنل اور قابل کھلاڑیوں کو شامل کیا جاسکے جیسا پیرا (3) میں بتایا گیا ہے۔

5۔ شروع میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور والی بال کو فوقیت دی جائے گی۔

6۔ نظامت کھیل کی سربراہی میں کھیلوں کی تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک صوبائی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو کہ پیرا (4) میں دیئے گئے سپورٹس کیلنڈر کی سرگرمیوں کا جائزہ لے گی۔

7۔ صوبائی سپورٹس کمیٹی اور ضلعی سپورٹس کمیٹی محکمہ کھیل خیبر پختونخوا تشکیل دے کر مشتہر کرے گا۔

امید ہے کہ ان نکات پر عملدرآمد ہونے سے اضلاع میں کھیلوں کی سرگرمیوں کو فائدہ ملے گا۔ اگر ہم

اپنی نوجوان نسل کو منفی سرگرمیوں سے روک کر صحت مندانہ سرگرمیوں کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں تو اس 2% فنڈ کو بڑھا کر 4% کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ وہی سوال ہے 859 تو بس ٹھیک ہے جی جو ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Satisfied ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل جی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب، Lapsed۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 54۔ سر! اس کا ابھی تک Reply نہیں ہوا ہے، آپ ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کر لیں کے اس کا Reply اب تک کیوں نہیں بھیجا گیا؟

جناب سپیکر: ہاں، 54,54۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب! 54 کا Reply نہیں آیا ہے، کیوں نہیں آیا ہے، حالانکہ آپ کو کئی بار تاکید بھی کی گئی؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی جی، I will make insure کہ جلد از جلد ایک دو دن تک آجائے، انشاء اللہ We make sure، انشاء اللہ۔

محترمہ نور سحر: سر! یہ ان کو بھیجا گیا تھا اور نوٹس ان کو 2-15 پر دوبارہ بھیجا گیا ہے اور اس کے باوجود انہوں نے جواب نہیں دیا، اگر ہمارے کوئسچنز اتنے بے مقصد ہیں تو پھر ٹائم ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر: اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو خصوصی ہدایت کی جاتی ہے کہ کیوں اسمبلی کی ڈائریکشنز پر عمل نہیں ہو رہا ہے؟ Again محترمہ نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہاں جو کوئسچن میں نے پوچھا تھا تو یہ تو میں نے Extension کے بارے میں پوچھا تھا لیکن یہ کچھ ٹیکنیکل غلطی کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے کوئسچن نمبر کیا ہے؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر ہے 37۔

جناب سپیکر: جی۔

* 37۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ میں کئی اہلکاروں / افسران کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع (Extension) دی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 09-2008 کے دوران کل کتنے اہلکاروں / افسران کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع (Extension) دی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ اور (Extension) کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کل کتنے اہلکاروں / افسران کی ملازمت میں توسیع (Extension) کے کیسز Reject کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور توسیع نہ دینے کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) (i) کسی بھی اہلکار / افسر کو 09-2008 میں ریٹائرمنٹ کے بعد سروس میں توسیع نہیں دی گئی، البتہ کچھ افسران کو ریٹائرمنٹ کے بعد کنٹریکٹ کی بنیاد پر دوبارہ تعینات کیا گیا تھا، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مزید برآں مطلع ہو کہ جن اہلکاروں کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا تھا، ان کی باقاعدہ منظوری حاکم مجاز نے دی تھی۔

S.No	Name of Officer	Appointed As
01	Mr. Mumtaz Zarin (Rtd. Provl: Police Officer)	District Police officer
02	Mr. Qayyum Jan (Rtd. Provl: Police Officer)	SP
03	Mr. Abdul Jalil (Rtd. PCS EG BS-20)	Member KPK Service Tribunal
04	Brig. ® Saleem Ashraf	Chairman GIT
05	Mr. Nasir-ul-Mulk Bangash (Rtd. Provl: Police Officer)	SP
06	Mr. Waqar Burhan (Rtd. Provl: Police Officer	SP
07	Dr. Parvez Khan	MD Health Foundation
08	Mr. Zia-ur-Rehman (Rtd. PCS SG BS-19)	Finance Advisor
09	Mr. Justice ® Saleem Khan	Chairman Service Tribunal

10	Mr. Rooh-ul-Amin (Rtd. PCS SG BS-19)	A.S Chief Minister Secretariat
11	Mr. Muhammad Zahid (Rtd. Provl: Police Officer)	SP

(ii) ملازمت میں توسیع (Extention) کسی بھی سرکاری اہلکار کو نہیں دی گئی، البتہ جن افسران کے کیسز کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیلئے محکمہ ہذا کو موصول ہوئے، ان کی تفصیل (ب) (i) درج ہے۔ مزید برآں سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ درج ذیل افسران کو فارغ کر دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	آفیسر زبمعہ عہدہ
1	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سلیم اشرف چیئرمین گورنز انسپکشن ٹیم
2	ڈاکٹر سالار خان، ممبر سروس ٹریبونل
3	ممتاز زرین خان، ایس پی، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر دیر لوئر
4	واقف خان، ایس پی، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر مردان
5	محمد رفیق خان، ایس پی ڈی سی ٹی پشاور
6	جہانزیب خان، ڈی ایس پی PTC ہنگو
7	مظفر خان، چیئرمین ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی
8	فرہاد خان، چیئرمین BISE پشاور
9	ڈاکٹر عثمان علی، سیکرٹری BISE سوات
10	خان محمد خلیل، چیئرمین BISE کوہاٹ
11	پروفیسر محمد طارق اعوان، سیکرٹری ورکرز ویلفیئر بورڈ
12	انوار مجید، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایڈمن) ورکرز ویلفیئر بورڈ
13	مکرم خان، اسسٹنٹ سیکرٹری ورکرز چلڈرن بورڈ
14	سید لیاقت علی شاہ، ڈائریکٹر جنرل ایمپلائز سوشل سیکیورٹی انسٹی ٹیوٹ

جناب سپیکر: ابھی ضمنی سوال بتائیں۔

محترمہ نور سحر: جی ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ انہوں نے Extension کے بارے میں یہ بتایا کہ ہم نہیں دیتے لیکن Extension کے باوجود یہ کنٹریکٹ پر تو یہ لیتے ہیں نا، تو کنٹریکٹ پر اگر یہ لیتے ہیں تو ان کی کنٹریکٹ کی پالیسی بھی ایک جیسی نہیں ہے، ابھی انہوں نے ڈاکٹر سالار صاحب کو کنٹریکٹ سے برطرف کردیا، اگر کنٹریکٹ کی پالیسی ایک ہے تو پھر ان کو کیوں برطرف کردیا گیا ہے، اس کا جواب ذرا دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ ان کا جو سوال ہے، وہ Extension کے متعلق ہے، ملازمت میں Extension کے حوالے سے تو ہمارا یہ جواب ہے کہ Extension ابھی گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے اور اگر Extension کنٹریکٹ کے ذریعے بھی دی گئی تھی، وہ بھی سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد تمام لوگوں کو برطرف کردیا گیا ہے، لہذا This is not the policy۔

جناب سپیکر: مطلب ہے کنٹریکٹ والے بھی فارغ ہوئے ہیں؟

وزیر قانون: سارے فارغ ہوگئے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر تو بی بی، آپ کو Satisfy ہونا چاہیئے، اچھا جواب آیا ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، پبلک سروس کمیشن کیلئے گیارہ ممبران کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جبکہ سالار صاحب کو برطرف کردیا گیا ہے تو ان کو کیوں، کیوں ایک ہی پالیسی کے تحت یہاں پر دوغلا پن ہو رہا ہے؟ ابھی گیارہ ممبران پبلک سروس کمیشن کیلئے کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، پبلک سروس کمیشن کی جو ہے، وہ ایک Statuary position ہے، اس کیلئے کوالیفیکیشن ہے اور ادھر ایک کوٹہ ہے، Already اسمبلی نے ایک قانون بنایا ہوا ہے کہ بیوروکریسی کا اپنا ایک کوٹہ ہے، وہ During service بھی جا سکتے ہیں اور وہ سروس کے بعد بھی جا سکتے ہیں، وہ علیحدہ چیز ہے جس طرح Ombudsman ہوگیا اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں، وہ Statuary positions ہیں، یہ Extension جو ریگولر شیڈول پوسٹوں میں جو ہوتی ہے سر، وہ منع ہے، باقی کارپوریشنز میں، Semi Autonomous Bodies میں تو وہاں پر ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ گورنمنٹ کے Orbit میں نہیں آتے؟

وزیر قانون: دیکھیں جی، وہ جو ہے پراونشل گورنمنٹ لیکن Statute کے ذریعے ایک علیحدہ باڈی ہے، علیحدہ طریقہ کار اس کا واضح ہے۔ شیڈول کی جو پوسٹیں ہوتی ہیں جو سیکرٹریٹ میں ہوتی ہیں، اس میں Extension کی پالیسی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ That is quite clear لیکن محترمہ جو پوچھ رہی ہیں، خالی پبلک سروس کمیشن کا پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ نور سحر: ان کی کنٹریکٹ پالیسی سب ایک ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، ان کی پالیسی تو ایک ہے۔

وزیر قانون: فریش کوسچین لے کر آئیں، چونکہ آپ اپنے سوال سے کافی باہر چلی گئی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: ٹھیک ہے، یہ تو میں فریش بھی لے آؤنگی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب، آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب، جی پلیز، سوال نمبر 4۔

* 04۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے ہر ضلع میں امن وامان کی صورتحال کی نگرانی کیلئے پولیس متعین ہوتی ہے جبکہ بعض جگہوں پر لیوی کے جوان یہ فرائض انجام دے رہے ہیں؛

(ب) آیا پولیس اور لیوی کی تنخواہ اور شہید ہو جانے کی صورت میں ملنے والی مراعات میں فرق ہے، فرق کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا مذکورہ فرق کو ختم کرنے کیلئے حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، فرق کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.#	Description	Existing levies & Khassadars Compensation Package	Police Compencation Package of KPK
01	Shaheed	Rs0.5 Million	Rs.30 Million
02	Permanent Incapacitation	Rs.0.3 Million	Rs.0.5 Million
03	Temprary Incapacitation	Rs.0.15 Million. Serious Injury Rs.0.05 Million. Minor	Rs.0.1 Million

		Injury	
04	Risk Allowance	Nil	One initial pay per month
05	Education	Nil	The chlidern of Shaheed Ploice personal/civil servants would be provided free education from primary to post graduate level and all expences in this context shall be born by the Khyber Pakhtunkhwa Govt:
06	Continued salary	Nil	Continued salary upto age of superannuation
07	Pension	Nil	Normal pension after age of superannuation
08	Medical facility	Nil	Free medical facility will be provided in the Govt: Hospitals

(ج) جی ہاں، اس سلسلے میں محکمہ داخلہ حکومت خیبر پختونخوا نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے الگ الگ مراسلوں کے ذریعے درخواست کی ہے کہ لیوی فورس کے شہداء پیکج کے تحت ملنے والی مراعات کو پولیس شہداء پیکج کے برابر لایا جائے۔ مراسلوں کی کاپیاں ایوان میں پیش کی گئیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے کوئسچن بھیجا ہے تو انہوں اس کے بعد خط بھیجا ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس کے بعد لے لینگے خیر ہے جی، آپ بیٹھ جائیں بی بی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! انہوں نے جو خط و کتابت کی ہے، بھیجا 8 مارچ کو ہے تو اچھا ہوا کہ میرا کوسچن آیا تو ان کو بھی یاد آیا ہوگا تو Reminder بھیج دیا جس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو دہشت گردی یا انتہا پسندی کے نام پر جنگ ہے، وہ تو وردی کے ساتھ ہے جو سرکاری یونیفارم ہے، اس کے ساتھ لوگوں کی جنگ ہے اور کسی کی ذات کے ساتھ یا کسی قوم کے ساتھ جنگ نہیں ہے، یعنی میرا اگر بھائی پولیس میں ہے تو اس کے ساتھ جنگ ہے اور میرے ساتھ نہیں ہے، میں سویلین ہوں۔ یہاں لیوی والے بھی مرتے ہیں اور یہاں پولیس والے مرتے ہیں اور دونوں کے Status میں زمین اور آسمان کا فرق ہے یعنی یہاں انہوں نے شیڈول دیا ہے تو آپ حیران ہو جائینگے کہ شہید کیلئے پانچ لاکھ روپے ہیں لیوی والوں کیلئے اور جو پولیس والے ہیں، ان کیلئے تیس لاکھ ہیں اور آگے اگر کوئی آدمی معذور ہوا ہے تو لیوی والوں کیلئے تین ہے اور یہاں پر پھر پانچ ہے۔ اس طرح آپ نے شیڈول دیکھا ہو تو یوں لگتا ہے کہ لیوی والے صوبہ خیبر پختونخوا کے رہائشی نہیں ہیں حالانکہ وہ بھی اسی طرح نشانے پر ہیں جس طرح یہ ہیں۔ اب انہوں نے جو جواب دیا ہے، اس کے اندر سستی ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ ایک ہی صوبے کے اندر رہنے والی جو فورسز ہیں، ان کے درمیان مراعات میں اور اس کی تقسیم میں فرق نہ ہوتا، بہت زیادہ فرق ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب! ـــــ

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی! ایک منٹ، ان کو فلور دیا، آپ بیٹھ جائیں، آپ کا نمبر آ جائیگا۔

محترمہ نور سحر: میں سپلیمنٹری کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں سپلیمنٹری بولیں جی۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر! میرا ایک سپلیمنٹری ہے اور میں ـــــ

جناب سپیکر: ایک منٹ، ان کو فلور دیا ہے۔ سپلیمنٹری بولیں جی، آپ کو موقع دیتے ہیں جی۔

محترمہ نور سحر: سر، اس میں یہ فرق بتادیں کہ پولیس کا کتنا ہے اور لیوی کا، ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو آیا ہوا ہے Already۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ دا اسے زما پہ خیال دا خو فریش کوئسچن دے ، هغوی بہ راوړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو رولنگ دے دی، صرف مفتی کفایت اللہ کا سوال ہے۔

وزیر قانون: مفتی صاحب جو پوائنٹ بتا رہے ہیں، Already گورنمنٹ وہ Accept کرتی ہے، بالکل اس میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے اور پراونشل گورنمنٹ کا بھی یہی مؤقف ہے، اس کے اوپر سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ آیا ہے اور اس پہ چیف سیکرٹری صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنی ہے اور اس نے بھی اس کو Recommend کیا ہے لیکن ان کی سروسز جو ہیں، یہ ہم لوگ Regulate نہیں کرتے ہیں، ہمارا ہوم ڈیپارٹمنٹ نہیں بلکہ Federal Interior Ministry اس کو ڈیل کرتی ہے۔ ان کو ہم نے ریکویسٹ بھی بھجوائی ہے اور اس کے بعد Reminders بھی بھجوائے ہیں اور میرے خیال میں اس پہ Consensus ہے Hopefully چونکہ ریگولیشنز یا رولز میں کچھ تبدیلی لانی ہے تو اس کی وجہ سے بیچ میں تھوڑی سی مشکلات ہیں، وہ جلدی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، اس کو ذرا Pursue کریں۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 44۔

* 44۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صوبہ میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کا ریکارڈ Maintain کرتا ہے؛

(ب) گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ میں کل کتنے غیر ملکی آئے ہیں، اس عرصہ میں کس کام کی غرض سے قیام کیا اور تاحال کتنے افراد قیام پذیر ہیں، ان تمام افراد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا میں سال 2009-10 کے دوران جتنے بھی غیر ملکی افراد آئے ہیں، چلے گئے ہیں اور تاحال قیام پذیر ہیں، تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Speaker: Ji, any supplemnatry?

محترمہ نور سحر: سر، یہ تو بہت اہم کوئسچن ہے، اگر اس پر خیال کریں کیونکہ ابھی ابھی ہمارے پشاور میں امریکہ کے پانچ بندے گرفتار ہوئے تھے جن میں چار انہوں نے رہا کر دیئے اور ایک ابھی بھی جیل میں ہے جبکہ اس میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ امریکہ کے بندے ہمارے پاس ہیں۔ آیا ہماری گورنمنٹ میں اتنی اندھیر نگری ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے پاس امریکنز موجود ہیں اور ان کو گرفتار بھی کر لیا گیا، ان کو رہا بھی کرا لیا گیا اور ایک ابھی تک جیل میں ہے تو اس کا ذکر انہوں نے کیوں نہیں کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے

کہ یہ ایوان کو صحیح رپورٹ نہیں دیتے اور یہ میرا ہی نہیں بلکہ اس ایوان کا Privilege breach ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک، ٹھیک ٹھیک۔ بس خالی سپلیمنٹری کوئسچنز کریں۔

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ذاکر اللہ صاحب۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کا مائیک آن کریں۔

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> غیر ملکیوں کی تعداد جو تا حال قیام پذیر ہے، دا صوابئ ته په 2010ء کښے جی د ازبکستان درے کسان چه غلام اسحق خان انسټی ټیوټ ته راغلی وو، د تاجکستان او د یوکرائن نو زما په خیال باندے خو لکه د دوئ متعلق ئے ورکړی دی چه راغلی وو خو بس نور بیا ئے تفصیل نه دے ورکړے چه واپس تلی دی او یا چرته قیام پذیر دی؟ دا یوه خطرناکه خبره ده جی، د دے تحقیقات کول پکار دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> اولنے ضمنی کوئسچن جی چه د دغه حوالے سره راغے چه دا امریکنی خلق چه کوم دلته راغلی دی، د هغوی ذکر پکښے نشته نو زما په خیال که دوئ کوئسچن، پیج نمبر 2 ته لاړ شئ چه کوم Annexure لګیدلے دے نو هغے کښے 2009 کښے ئے هم ورکړی دی د امریکے او بیا 2010 کښے ئے هم ورکړی دی د امریکے کسان چه خومره راغلی دی، تعداد وغیره ئے ورکړے دے نو داسے څه خبره د پټولو نشته۔ باقی دا ده چه واقعی د سوال جواب دوئ Incomplete ورکړے چه تاجکستان، ازبکستان والا غلام اسحاق خان انسټی ټیوټ ته راغلی دی خو د دے به زهٔ کنفرمیشن اوکړم، ډیټیل به ترے واخلم او After the Session چه څه تفصیلات ئے وی نو دوئ سره به شیئر کوؤ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> سر، انہوں نے فگرز نہیں بتائے ہیں جو گرفتار ہوئے ہیں اور جن کو آپ نے رہا کیا ہے، اس میں تو ان کا ذکر ہی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہ تو جواب، آپ کیا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، Overstay کیا تھا جس کی وجہ سے وہ گرفتار ہوئے ہیں تو ان کا اس میں بالکل ذکر نہیں ہے، یہ جو پانچ بندے بتا رہے تھے تو اب پتہ نہیں کہ ابھی موجود ہیں؟ یہ تو ابھی ایک دو ہفتے پہلے ان کو گرفتار کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: سوال هم اوس راغلے دے۔ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا سوال چونکه جی مخکښے راغلے وو، جواب مخکښے راغلے دے، د واقعے نه وروستو نه دے راغلے نو ځکه پکښے نه دے۔

جناب سپیکر: جی، یہ فریش کوئسچن ہے اور فریش آیا ہے۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ فریش کوئسچن ہے اور فریش جواب آیا ہے۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بی بی! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جیسے میں نے گزارش کی کہ Generally تو اس کا ذکر ہے اس میں کہ کتنے امریکنز یہاں پر آئے ہیں اور باقی اگر کسی کا، اس کے متعلق I do not know کہ جواب کب آیا ہے Should have been reflected لیکن نہیں ہے تو بہر حال We will make sure کہ اس پہ آ جانا چاہیئے۔

محترمہ نور سحر: یہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The Question could not be referred to the concerned Committee. Mufti Kifayatullah Sahib, Question No?

مفتی کفایت اللہ: یہ کوئسچن نمبر 5 ہے جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی، چار تو ہو چکا، پانچ۔

* 5۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا کسی بھی جرم میں ملوث گاڑی کو متعلقہ تھانے میں ضبط کر لیا جاتا ہے؛

(ب) بعض گاڑیاں بحکم عدالت ضبط کی جاتی ہیں اور بعض گاڑیاں بحکم عدالت مالکان کو واپس کر دی جاتی ہیں جبکہ بعض گاڑیاں مال مقدمہ کے طور پر تھانے میں ایک عرصہ تک رکھی جاتی ہیں:

(ج) سال 2008ء سے 2011ء تک مذکورہ تینوں اقسام کی گاڑیوں کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز مال مقدمہ میں ملوث گاڑیاں کن کن افراد کو واپس دی گئی ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) کسی بھی جرم میں ملوث گاڑیاں تھانہ میں ضبط نہیں کی جاتیں کیونکہ یہ اختیار عدالت کو حاصل ہے، پولیس صرف گاڑیوں کو قبضے میں لیتی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سال 2008ء سے لے کر مارچ 2011ء کے پہلے ہفتے تک مذکورہ تینوں اقسام کی گاڑیوں کی ضلع وائز تفصیل ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، اس میں تو باقی بات ٹھیک ہے لیکن سپلیمنٹری یہ ہے کہ 596 گاڑیاں مال مقدمہ کے طور پر پولیس لائن میں کھڑی رہتی ہیں، یہ تو بہت بڑی گاڑیاں ہیں اور بہت بڑا سرمایہ ہے تو کوئی اس کا ایسا طریقہ ہے کہ اس کے ضیاع سے ہم بچ جائیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: جی بالکل، گورنمنٹ کی نظر میں یہ چیزیں ہیں اور اس کیلئے فنانس منسٹر کی سربراہی میں کمیٹی بنائی گئی ہے تاکہ Efficiently یہ Dispose ہو سکیں۔ محکموں کے پاس جتنی بھی اس قسم کی گاڑیاں پڑی ہیں، کچھ مال مسروقہ ہے جو کچھ ہے ڈیپارٹمنٹس کے پاس اور ویسے بھی جن کی Proper maintenance نہیں ہوئی اور گاڑیاں کھڑی ہیں تو فنانس منسٹر صاحب کو اس کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا ہے اور ان کو کہا گیا ہے کہ آپ جلد از جلد رپورٹ دیں تاکہ اس کو صحیح طرح اور Expeditiously اس کی Disposal ہو اور صحیح لوگوں کو یہ واپس جائیں یا جو بھی گورنمنٹ کا طریقہ کار ہو تو اس کے اوپر، اس کو آکشن کیا جائے تو اس پہ انشاء اللہ کام ہو رہا ہے جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ پہ Depend کرتا ہے کہ آپ مطمئن ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: میں 'No'، نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ وزیر صاحب کی بات تو نہیں ہے، مطمئن ہونا تو آپ کا اپنا مسئلہ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں 'No' نہیں سننا چاہتا۔

جناب سپیکر: پھر خاموش۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اگر وہ رضامندی سے اس وقت کمیٹی کو سپرد کرتے ہیں تو ذرا فعالیت ہو جائے گی اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو آنریبل لاء منسٹر صاحب پہ Depend کرتا ہے کہ وہ Favour کرتے ہیں کہ نہیں کرتے۔ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر قانون: اگر Satisfied نہیں ہیں تو ٹھیک ہے جی، لے جائیں کمیٹی کو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Ji, Mufti Sahib, reply, ji, honourable Mufti Kifayatullah Sahib, Question number, ji?

مفتی کفایت اللہ: آٹھ جی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ دو مجھے لگ رہا ہے، دو کا جواب نہیں آیا ہے، یہ کس ڈیپارٹمنٹ سے ہے؟ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ، لاء منسٹر صاحب! بہت Negligence، غفلت کا مظاہرہ کر رہا ہے، اس August House کو بھی اگر وہ ٹائم نہیں دیتے تو کیا کریں گے؟ کتنی دفعہ ادھر سے ان کو انسٹرکشنز ایشو کی جا چکی ہیں کہ Priority No.1 is Assembly Questions، اسمبلی کو انفارم نہ کرنا This is too bad. Again Mufti Kifayatullah Sahib, Question No. 8.

* 08 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں Project Planning & Implementation Cell جولائی 2005ء سے کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ Cell کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا تھے، Cell نے اب تک کن مقررہ اہداف کو حاصل کیا ہے اور مستقبل میں اس کی کارکردگی کس طرح مزید بہتر بنائی جا سکتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ماضی میں مختلف پراجیکٹس کی منظوری اور شروع ہونے میں تقریباً ایک سے دو سال لگ جایا کرتے تھے اسلئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے Project Planning & Implementation Cell قائم کیا تاکہ جو وقت بیرونی امدادی اداروں اور وفاقی حکومت کے درمیان منصوبے شروع ہونے میں ضائع ہوتا تھا، وہ اس Cell کے قائم ہونے سے ختم ہو جائے۔

منصوبہ برائے بحالی خشک سالی (DERA-I) کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کے چودہ اضلاع میں عالمی بینک کے تعاون سے پایہ تکمیل ہوا۔ اس پروگرام میں کل 799 منصوبے مکمل ہوئے جن کی مالیت 2158 ملین روپے تھی۔ اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں چار ڈیمز بنائے گئے جن سے تقریباً 18000 ایکڑ رقبہ زیر کاشت آیا۔ اس کے علاوہ 264 آبپاشی کی سکیموں کی وجہ سے تقریباً 35000 ایکڑ رقبہ مزید زیر کاشت آیا اور 422 آبنوشی کی سکیموں سے تقریباً 100000 لوگوں کو صاف پینے کا پانی میسر ہوا ہے۔ ان سکیموں کا فائدہ ان متاثرہ علاقوں میں ہوا ہے جہاں کے عوام قحط کی وجہ سے نقل مکانی پر مجبور ہو چکے تھے۔ سارے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے اور عالمی بینک کے تمام پیسے کا فائدہ Beneficiaries کو ہوا۔ اسی پروگرام کی احسن تکمیل کو عالمی بینک نے بھی سراہا ہے جن کا سراہتی خط ایوان میں پیش کیا گیا۔

مزید یہ کہ عالمی بینک کا NERP پروگرام جو کہ 2126 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا، اس میں کل سکیمیں 991 تھیں۔ اس پروگرام کو بھی 100 فیصد کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ چونکہ یہ Cell پی اینڈ ڈی کا اہم جز ہے، اس کو حکومت کوئی بھی ذمہ داری دے سکتی ہے۔ ہر محکمہ اور دفتر اس وقت اچھی کارکردگی دکھا سکتا ہے جب اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

مفتی کفایت اللہ: یہ وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات نے جواب دیا ہے جی۔ ماشاء اللہ محکمے نے ٹھیک جواب دیا ہے، میں مطمئن بھی ہوں اور Appreciate بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں شکر ہے جی۔ Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 48 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 48۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مختلف اداروں کے ذریعے کام کر رہا ہے جن میں سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ(SDU)بھی شامل ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) کے ذریعے فنڈز کے استعمال کا طریقہ کیا ہے، نیز گزشتہ تین مالیاتی سالوں کے دوران SDU کے تحت کن کن اضلاع میں کن سکیموں پر کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، ہر سکیم کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جواب ندارد۔

(ب) سپیشل ڈیویلپمنٹ یونٹ (SDU) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کا ایک پیوستہ ادارہ ہے۔ SDU صوبے کے مختلف اضلاع میں مخصوص ترقیاتی منصوبوں کی سہولت اور معاونت کرتا ہے۔ SDU براہ راست ترقیاتی منصوبہ جات پر کام نہیں کر رہا بلکہ ہر منصوبہ (پراجیکٹ) کیلئے علیحدہ پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ بنایا گیا ہے جو مختلف صوبائی محکموں کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔ ہر پراجیکٹ سالانہ ورک پلان تیار کرتے ہیں جن کی منظوری SDU کے ذریعے محکمہ منصوبہ و ترقیات سے کروائی جاتی ہے۔ ہر منصوبہ کو SDU کی وساطت سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں تاکہ ترقیاتی منصوبوں کی صحیح اور بروقت معاونت کی جائے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات، زراعت، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، آبپاشی، جنگلات، صحت اور حیوانات کے ذریعے یہ پراجیکٹ ترقیاتی کام کرتے ہیں۔ گزشتہ تین مالیاتی سالوں میں SDU کے ذریعے جن منصوبوں پر فنڈز خرچ کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پراجیکٹ کا نام	نام ضلع	کل لاگت (ملین)	2007-08	2008-09	2009-10
1	کالا ڈھاکہ ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ	تورغر	1406.079	202.485	118.14	170.226
2	کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ	کوہستان	933.35	53.719	86.765	99.101

					پراجیکٹ	
748.419	0.00	0.00	1500.00	مردان، بٹگرام، کرک، اپر دیر	باچا خان غربت مکاؤ پروگرام	3
588.610	0.00	0.00	8037.00	پشاور، نوشہرہ، صوابی، ہری پور	RAHA پروگرام	4

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary ji?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دیکبنبے سپلیمنٹری وو جی خو وزیر اعلیٰ صاحب راغلے دے، ناست دے نو دوئ باندے زۀ مطمئن شوم جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: پرفارمنس سے مطمئن ہو رہے ہیں یا شخصیت سے؟

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دونوں سے۔

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب! فتویٰ دے دیں، فتویٰ دے دیں، آپ کا فتویٰ چاہیئے۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دونوں سے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: Satisfied۔ آپ بھی عبدالاکبر خان! تقلید کریں۔ عظمیٰ خان بی بی، محترمہ عظمیٰ خان۔

<u>Ms. Uzma Khan</u>: Thank you, Mr. Speaker.

<u>جناب سپیکر</u>: سوال نمبر جی؟

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: 98۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 98 _ <u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: کیا وزیر سیاحت، کھیل و ثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام اضلاع کو اپنے بجٹ کی دو فیصد رقم کھیلوں کی ترقی پر خرچ کرنے کا پابند بنایا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع لوئر دیر میں جون 2008ء سے جون 2010ء تک اس مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی، نیز مختص شدہ رقم کو کس مد میں اور کہاں کہاں استعمال کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وسیاحت): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلع لوئر دیر میں جون 2008ء سے جون 2009ء تک مبلغ -/400,000 روپے اور جون 2009ء سے جون 2010ء تک مبلغ -/460,000 روپے مختص کئے گئے ہیں اور تفصیل خرچ ذیل ہے:

سال	بجٹ	خرچ	بقایا
2008-09	400,000/-	---	400,000/-
2009-10	460,000/-	20,250	4,39,750

مبلغ -/20,250 روپے بابت کرکٹ اور فٹ بال کا سامان خریدنے پر خرچ کئے گئے ہیں اور باقی ماندہ رقم مبلغ -/8,39,750 روپے ضلعی حکومت کو نائب ضلعی سپورٹس آفیسر لوئر دیر نے مورخہ 22-06-2010 کو واپس کئے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

محترمہ عظمیٰ خان: سر، د ټولو نه پهلا خو به زهٔ ټولو ته مبارکباد ورکوم چه مونږ یو دومره ښه میچ اوګټلو خو زهٔ چه د ډیپارټمنټ دا Answer ګورم او دا کوم صورتحال د سپورټس Activities زهٔ ګورمه نو دا ما ته څه تسلی بخش نه ښکاری۔ پکار خو دا ده چه زمونږ د سپورټس دا آئټمونه چه وی، دا هم د دے Lower basis نه اوځی، د دے خپل ډسټرکټس نه رااوځی جی نو چه د سپورټس Activities، تاسو دا Answer اوګورئ چه دوئ ته په یو کال کښے چار لاکھ ملاؤ شوے دی۔

جناب سپیکر: جی، بی بی! سپلیمنټری سوال۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپلیمنټری دغه دے جی چه دوئ دا چار لاکھ Utilize کړے نه دی او واپس ئے ورکړے دی ضلعی حکومت ته، بیا په بل کښے ورته ساړهے چار ملاؤ شوے دی، هغوی هم Utilize کړے نه دی واپس تلے دی نو آیا په دے علاقه کښے رجسټرډ کلب نشته، دا سپورټس آفیسر هلته کښے سپورټس

Activities نه شی hold کولے چه دا خپل فنډز کم از کم Utilize کړی؟ سپیکر صاحب، ما خپله۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عاقل شاہ صاحب۔

محترمہ عظمیٰ خان: ما خپله دوئ ته کسان لیږلی دی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل عبدالاکبر خان! پلیز، قاضی صاحب! تھوڑا سا بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! زما کوئسچن لږ واورئ۔

جناب سپیکر: بی بی، بس دومره اوږد۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، زۀ خو درته د دغے سپلیمنټری ډیټیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: صرف سپلیمنټری سوال، دا 'کوئسچنز آور' په ختمیدو باندے دے، تو ابھی تقریر نہیں چاہیئے، مجھے سوال چاہیئے، سپلیمنٹری سوال دے دیں۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! پوچھ رہی ہوں آپ سے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو بڑی تمہید نہ باندھیں نا۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، تو میں یہی پوچھ رہی ہوں نا کہ جب میں نے ان کے پاس رجسٹرڈ کلب کے لوگ بھیجے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہیں۔ یہ فنڈ ضلعی آفس کو واپس جاتے ہیں تو یہ فنڈ ان رجسٹرڈ کلبز کو کیوں نہیں دیتے؟ مجھے اس کا جواب چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ وہ ڈسٹرکٹ وائز تفصیل دے سکیں گے کہ کتنا سپورٹس کیلئے ہر ڈسٹرکٹ میں فنڈ رکھا گیا ہے، ڈسٹرکٹ وائز۔۔۔۔

جناب سپیکر: Objection آ رہا ہے عبدالاکبر خان، جواب آپ دیں گے؟ جی، قاضی صاحب، پہلے قاضی صاحب کو سن لیں، اس کے بعد آپ یہ Put up کریں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، Basically سپورٹس کا جو 2% فنڈ ہے، یہ ٹھیک طریقے سے خرچ نہیں ہوا اور اس کیلئے ہم نے ایک سمری چیف منسٹر صاحب کو موو کی ہے اور اس سمری کے ذریعے ہم نے ایک تو خرچ کا بھی کہا ہے کہ اس کے جو پیسے ضائع ہو جاتے ہیں یا سپورٹس کیلئے ڈسٹرکٹس

میں جو فنڈ مختص کیا جاتا تھا، وہ دوسری مدوں میں وہ Use کر دیتے تھے تو اس کی روک تھام کیلئے بھی اور ساتھ ساتھ سر، ہم نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کون خرچ کرتے تھے، ضلعی حکومتیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، یہ ضلعی حکومت تھی نا، ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کا یہ تھا کہ ان کا جتنا ڈیویلپمنٹ فنڈ تھا، اس میں سے 2% انہوں نے کھیل پہ لگانا تھا۔ اب ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ اس کو 4% تک کر دیا جائے کیونکہ کسی بھی معزز معاشرے میں اگر ترقی کرنی ہے تو پھر کھیل کو اور کھیل کے میدان کو آباد کرنا ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Allocated funds ہیں یا ان کے اپنے میں سے 4% ہیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، ڈسٹرکٹس کو جو Allocate ہونگے، جو بھی ان کے اپنے ڈسٹرکٹ کا اے ڈی پی ہوگا تو اس کا 2% کھیل کا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہر ضلع کو؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، ہر ضلع کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی 4% ہو گیا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، ابھی ہم اس کی سفارش کر رہے ہیں کہ یہ 4% ہو جائے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، میرا سپلیمنٹری کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ابھی تک جب ڈسٹرکٹس موجود تھیں، Elected governments موجود تھیں تو ڈسٹرکٹس کا جو 2% فنڈ تھا تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کی جو اسمبلی تھی، وہ خود خرچ کرتی تھی۔ ابھی چونکہ وہ گورنمنٹس ہیں نہیں، وہ اسمبلیز ہیں نہیں اور اب اس 2% فنڈ کا کچھ پتہ نہیں لگتا جناب سپیکر، کہ یہ کدھر خرچ ہو رہا ہے، کون خرچ کر رہا ہے اور کس پر خرچ ہو رہا ہے؟ تو اسلئے میں نے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>ایک آواز:</u> یہ تو لوکل گورنمنٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں میں جانتا ہوں کہ منسٹر صاحب، I do not know اگر Collective responsibility کے تحت یہ جواب دے رہے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ یہ تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کا فنڈ ہے اور اس کا جواب تو لوکل گورنمنٹ منسٹر کو دینا چاہیئے تھا لیکن چونکہ Collective responsibility

بنتی ہے As a minister تو میرا صرف مقصد یہ تھا جناب سپیکر، کہ ابھی اس فنڈ کے حساب کتاب کا کچھ پتہ نہیں لگتا، ادھر اسمبلی نہیں ہے اور ادھر پتہ نہیں لگتا کہ کون خرچ کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: ادھر پوچھتے ہیں نا۔ قاضی صاحب! کچھ بریفنگ لی ہے آپ نے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، یہ میں آپ کو اسی، چونکہ یہ مسئلہ جو ہے-----

جناب سپیکر: نہیں ابھی نہیں، پالیسی ایشو ہے تاکہ آپ کو، آپ Ready ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔ یہ میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عبدالاکبر خان صاحب نے جس بات کی طرف اشارہ کیا ہے تو سر، اسی وجہ سے چیف منسٹر صاحب کو سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے ایک سمری موؤ کی ہے اور اس میں سر، Basically یہ لکھا تھا کہ ہر ضلع میں کھیلوں کی سرگرمیوں کیلئے مختص شدہ 2% فنڈ دوسری کسی مد میں خرچ نہیں کیا جائے گا اور ضلع میں کھیلوں کی ترقی کیلئے شفاف طریقے سے خرچ ہوگا، اس میں خلل اندازی کو غیر قانونی تصور کیا جائے گا اور جس نے اس فنڈ کو غلط منظور کیا ہو تو اس سے یہ وصول کیا جائے گا اور سر، انشاء اللہ تعالیٰ اب اس پہ ہم سختی کر رہے ہیں اور اس سمری کی Approval کے بعد یہ مسئلہ اب دوبارہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں پیش نہیں آئے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا مقصد یہ نہیں تھا، جناب سپیکر، میرا مقصد یہ تھا کہ وہاں پر ڈسٹرکٹس اسمبلیز نہیں ہیں، ان کا بجٹ جو ہے نا وہ تو ادھر لوکل ہی ابھی بنتا ہے، ادھر سے Approve ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، میرا مقصد یہ ہے کہ وزیر صاحب اس پر کنٹرول رکھیں کہ اس کا کوئی میکنزم بنائیں کہ جب تک وہ اسمبلیز نہیں آتیں تو یہ فنڈ کون خرچ کرتا ہے؟ یا DDAC کے ذریعے خرچ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی جو DDAC کے چیئرمین آ گئے تو وہ کیا کریں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! وہ DDAC کے Purview میں نہیں آتا، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کا فنڈ جو ہے، یہ DDAC کے Purview میں نہیں آتا۔ DDAC کے Purview میں صرف جو پراونشل ڈیویلپمنٹل سکیمز ہیں یا پراونشل اے ڈی پی ہے، وہ DDAC کے Purview میں آتا ہے تو اسلئے وزیر صاحب اگر اس پر کچھ مطلب ہے وہ رکھ لیں کہ وہاں پر ڈسٹرکٹس میں اپنی مرضی سے وہ خرچ کر رہے ہیں اور کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کدھر خرچ ہو رہا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کیلئے جو سمری کا اگلا پارٹ تھا، جو ہم نے Recommendations بھیجی ہیں، اس میں یہ تھا جی کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک الگ اکاؤنٹ ہوگا جس میں یہ پیسے رکھے جائیں گے

اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کی سربراہی میں متعلقہ ضلع کی منظور شدہ نمائندہ کھیلوں کی تنظیموں سے ڈائریکٹوریٹ کے مشورے سے ایک کمیٹی بنائیں گے یعنی سر، اب اس کیلئے ہم نے پورا میکنزم تیار کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔ This Question is kept pending until clear instructions not coming to the House from the Provincial Government.

جناب عبدالاکبر خان: اس پہ کوئی کلیئر وہ آجائے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔ وہی کوئی کلیئر پالیسی آجائے گی تو اس وقت تک یہ پینڈنگ رکھتے ہیں۔ جی، محترمہ نور سحر بی بی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ یہ ایک Healthy activity ہے، قاضی صاحب! اصل میں بچوں کا گندی طرف جانے سے اگر کھیلوں کی طرف ہم پوری توجہ دیں گے اور اس کیلئے فنڈز بھی مختص کریں اور اس کا اسی طرح صحیح استعمال بھی ہو تو پھر آپ کی، ہماری گورنمنٹ کی ذرا اچھی وہ بن جائے گی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کیلئے ہم Drastic changes لائے ہیں اور اس سمری کو جب چیف منسٹر صاحب نے Approve کیا، آپ کے یہ تمام خدشات Address ہو گئے ہیں اس کے اندر۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ دا پینڈنگ شو کنه، کوئسچن پینڈنگ دے تر څو پورے دغه نه وی۔ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہیں۔

میاں نثار گل کاکاخیل: میں آپ کی وساطت سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں ان کو مل گیا اشارہ، ان کو آپ سب کا وہ مل گیا۔ ابھی میاں صاحب! یہ 'کوئسچنز آور' ختم ہوا ہے تو یہ کوئسچنز نمٹاتے ہیں اور آگے بزنس آپ ہی ممبران صاحبان کا ہے۔ نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر؟ جلدی سے۔

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 83۔

جناب سپیکر: 83، جی۔

* 83 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں کو سالانہ فنڈز مہیا کرتی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران لیڈی ریڈنگ ہسپتال، خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کو کتنا فنڈز فراہم کیا گیا ہے، نیز مذکورہ ہسپتالوں کو کل کتنا فنڈ دیا گیا ہے، نیز آیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں کی بہتری کیلئے فنڈز میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ تینوں ہسپتالوں کے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہسپتال	سال 2007-08	سال 2008-09	سال 2009-10
LRH	637,306,690/-	693,183,440/-	871,689,199/-
KTH	472,406,270/-	527,758,050/-	664,929,470/-
HMC	264,884,710/-	315,074,500/-	231,920,500/-

ایضاً۔ مزید برآں صوبائی حکومت ان تینوں بڑے ہسپتالوں کیلئے ضرورت کے مطابق فنڈ فراہم کرتی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?
<u>Ms. Noor Sahar</u>: Yes, Speaker Sahib…

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن وہ تو ہیں نہیں، وزیر صاحب تو ہیں نہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: کون جواب دیتا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: کون، آپ جی؟ جی، بتائیں سپلمنٹری کیا ہے؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: سپیکر صاحب! سب سے پہلے میں یہ ایک بات، لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہوئے ہیں کہ مجھے کسی ڈیپارٹمنٹ سے کوئی شکایت نہیں ہے یا کوئی دشمنی نہیں ہے کسی منسٹر صاحب سے اور ان کو شکایت ہے کہ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹس پر کوسچن نہیں لاتیں اور ہمارے والے پر لاتی ہیں۔ آج میں اپنے ڈیپارٹمنٹ پر کوسچن لائی ہوں کہ نہیں لائی ہوں؟ مجھے جہاں پر غلطی نظر آتی ہے، میں صوبے کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے وہ Highlight کرتی ہوں تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور اس کی ہم نمائندگی اچھی طرح کر سکیں تاکہ کل کو ہمارے اوپر کوئی وہ نہ ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی! سپلیمنٹری سوال پوچھیں، آپ نے کیا پوچھا؟

محترمہ نور سحر: سر، یہ کہ ہسپتالوں کی ٹیم مینجمنٹ کے ان کو کو ئسچنز دیئے ہیں، ایل آر ایچ، کے ٹی ایچ اور ایچ ایم سی، ان کو یہ شکایت ہے کہ ہمیں جو فنڈ ملتا ہے تو یہ مطلب ملکر سارا فنڈ ملتا ہے۔ اس کو علیحدہ علیحدہ، کیا نام ہے؟ سیلری علیحدہ اور یہ سروسز کے جو چار چز ہیں، یہ ہمیں علیحدہ ملیں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ 45 کروڑ تو صرف ہماری سیلریز میں جاتا ہے باقی 9 کروڑ، 11 کروڑ ہمارے بجلی میں جاتے ہیں تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں بچتا، تو ان کو یہ علیحدہ علیحدہ دینا چاہیئے۔ باقی یہ کہ ہسپتال سے جو فنڈ ہمیں مہیا ہوتا ہے تو ہم دس روپے، پانچ روپے کے ذریعے سے ٹیکس لیتے ہیں، وہ بھی ہم سے کٹوتی کر لیتے ہیں، اگر یہ کٹوتی کرتے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑی تقریر آپ نے شروع کی، مجھے سپلیمنٹری سوال چاہیئے۔

محترمہ نور سحر: سر، میں وضاحت تو کر لوں نا۔ سر، سوال ہی ہے نا کہ 99 /2000 میں یہ ایکٹ پاس ہوا ہے اور 2001ء میں یہ آرڈیننس بنا ہے کہ ان سے کٹوتی نہیں ہو گی تو پھر یہ کٹوتی کیوں ان سے ہوتی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب، سپلیمنٹری سوال۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پہلا میرا سپلیمنٹری ہے اور پھر میں رول 48 کے تحت اس پر نوٹس دونگا۔ جناب سپیکر، یہ جو دو ارب روپے ان تین ہسپتالوں پر خرچ ہو رہے ہیں، یہ جو اٹانومی ان کو دی گئی تھی، اٹانومی تو اس شرط پر دی گئی تھی کہ یہ آہستہ آہستہ، مطلب اپنے جو Expenditures ہیں، ان کی جو اپنی انکم ہے، اس سے وہ پورے کریں گے۔ ابھی جناب سپیکر، 63 سے 87 کروڑ تک چلا گیا مطلب ہے کہ زیادہ ہوتا جا رہا ہے اسلئے جناب سپیکر، میں رول 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ جب منسٹر صاحب ہوں تو اس پر ڈیٹیل ڈسکشن ہو، یہ اٹانومی واپس لی جائے ان ہسپتالوں سے۔

جناب سپیکر: آپ Written notice بھیج دیں تو اس کو لے لیں گے۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Joint Question of Mufti kifayatullah Sahib and Mohtarama Noor Sahar Sahiba, one by one.

مفتی کفایت اللہ: دا سوال نمبر 54 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 54 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت اچھی کارکردگی کی بناء پر ایوارڈ اور تحائف دینے کیلئے مرکزی حکومت کو سفارش کرتی ہے;

(ب) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے کن افراد کو مختلف ایوارڈ اور تحائف کیلئے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے;

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے افراد کو تحائف سے نوازا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایات پر ہر سال صوبائی حکومت سائنس، کھیل وثقافت، ادب و صحافت اور طبی شعبہ جات میں ماہر افراد کی خدمات کے صلے میں ایوارڈ دینے کیلئے سفارشات طلب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بہادری، دلیری و شجاعت کے حامل پولیس افسران اور ماتحت عملہ کی سفارشات بھی طلب کی جاتی ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں مندرجہ بالا شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد، جن کی تفصیل درج ذیل ہے، کو مختلف ایوارڈز دینے کی سفارش کی ہے، (فہرست ایوان میں پیش کی گئی)۔

ایوارڈ/تمغہ	سال2008	سال2009	سال2010
ہلال پاکستان	-	-	1
ہلال شجاعت	-	-	1
ستارہ امتیاز	2	1	1
صدارتی ایواڈ برائے حسن کارکردگی	9	5	3
تمغہ شجاعت	4	4	16
تمغہ امتیاز	-	8	4
صدارتی پولیس میڈل	1	6	10
نشان امتیاز	1	-	-
ہلال امتیاز	2	-	-
قائداعظم پولیس میڈل	12	6	2
ستارہ خدمت	-	1	-
نشان شجاعت	-	1	-

ہلال شجاعت	-	1	1
ستارہ شجاعت	2	2	-

(ج) وفاقی حکومت نے جن افراد کو اعزازات سے پچھلے تین سالوں میں نوازا ہے، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی۔ سپلیمنٹری اس کے اندر یہ ہے کہ یہ ایک بہت حساس معاملہ ہے اور چند شہداء کی خوش قسمتی ہے کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے اس کے اندر یہ چاہیئے کہ اس کا Criteria کیا ہے یعنی کس طرح کسی آدمی کو کن کاموں کی وجوہات پر اعزاز دیا جاتا ہے؟ سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہونگا، دہشت گردی کے نام پر جو جنگ ہے، اس میں سب لوگ شامل ہیں، اس میں کوئی تفریق تو نہیں ہے، مولانا حسن جان شہید ہو گئے ہیں، وہ سابقہ ایک ایم این اے تھے، مولانا معراج الدین شہید ہو گئے ہیں، وہ سابق ایم این اے تھے، مولانا نور محمد سابق ایم این اے تھے، ان کے نام نہیں ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں، الزام نہیں لگاتا، ہو سکتا ہے بھول ہو گئی ہو لیکن کم از کم اگر اس سوال کو محترم وزیر صاحب کمیٹی کو بھیج دیں اور ایسے تمام شہداء جو رہ گئے ہیں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں تو ہمارا تو کچھ کم نہیں ہوتا، ان کی حوصلہ افزائی ہو جائیگی۔ زیادہ خون بہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپلیمنٹری اگر وہ قبول کرتے ہیں تو مناسب ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ اچھا ہے کہ آپ سب War against terror پہ متفق ہیں، ساری پارٹیاں، آپ پورا ان کو سپورٹ کرتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جی جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، محترمہ نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، میں بھی اس کو سپورٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: 69۔

جناب سپیکر: نہ آپ کا 54 اس کے ساتھ ہے۔ جی۔

* 69 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت اچھی کارکردگی کی بناء پر ایوارڈ اور تحائف دینے کیلئے مرکزی حکومت کو سفارش کرتی ہے؛
(ب) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے کن افراد کو مختلف ایوارڈ اور تحائف کیلئے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے؛
(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے افراد کو تحائف سے نوازا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایات پر ہر سال صوبائی حکومت سائنس، کھیل وثقافت، ادب و صحافت اور طبی شعبہ جات میں ماہر افراد کی خدمات کے صلے میں ایوارڈ دینے کیلئے سفارشات طلب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بہادری، دلیری و شجاعت کے حامل پولیس افسران اور ماتحت عملہ کی سفارشات بھی طلب کی جاتی ہیں۔
(ب) صوبائی حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں مندرجہ بالا شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد، تفصیل سوال نمبر 54 میں ملاحظہ ہو، کو مختلف ایوارڈز دینے کی سفارش کی ہے، (فہرست مہیا کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: No Sir.
Mr. Speaker: Satisfied?
Ms. Noor Sahar: Ji, satisfied.
Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ٹھیک ہے جی، کمیٹی میں یہ لے جانا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Question asked by the honourable Members may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

مفتی کفایت اللہ: زۂ د دے دواړو شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: تھینک یو، اور اس کی طرف سے میں 'تھینک یو' کہہ دوں گا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی میرا سوال رہتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، سوال نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 804۔

جناب سپیکر: جی۔

* 804 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں یکم اپریل 2008ء سے تاحال دہشت گردی کے کتنے واقعات ہوئے ہیں، ان میں ہلاک شدگان اور زخمی ہونے والے عام شہریوں کی تعداد، نام، پتہ اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن ہلاک شدگان اور زخمیوں کو امداد دی جاچکی ہے، ان کی مکمل تفصیل نیز جن کو تاحال امداد نہیں دی گئی، اس کی وجوہات بتائی جائیں اور ان کو کب تک امداد دی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں۔

(ب) (i) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں یکم اپریل 2008ء سے لے کر 31 اکتوبر 2010ء تک دہشت گردی کے کل 49 واقعات ہوئے ہیں جن میں 134 افراد ہلاک اور 628 زخمی ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	کل ہلاک شدگان	134
	معاوضہ ادا شد۔	130
	بقایا	4

(نوٹ): چار ہلاک شدگان میں دو افراد انکوائری میں شامل تھے، لہذا ان کو مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے بعد معاوضہ ادا کیا جائے گا جبکہ دو ہلاک شدگان کیلئے رقم طلب کی جاچکی ہے۔

2۔	کل زخمی	628	
	معاوضہ	429	
	کل بقایا	209	(37 انکوائری کیس +162 معمولی زخمی)

3۔ معمولی نوعیت کے زخمی 162 (گورنمنٹ پالیسی کے تحت معاوضے کے حقدار نہیں ہیں)

4۔ بقایا زخمی جو انکوائری میں شامل تھے اور معاوضہ ادا نہیں کیا گیا 37

(نوٹ): 37 زخمی افراد جوکہ انکوائری میں شامل ہیں، ان کو مجاز اتھارٹی کے فیصلے کے بعد قانون کے مطابق معاوضہ ادا کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، پہلے تو میں آپ کا مشکور ہوں کیونکہ اس سوال کے متعلق آپ نے ان سے کہا تھا کہ دو ہفتے میں ان کو Payment ensure کریں، 9 دسمبر 2010ء کی بات تھی۔ ابھی سر، تقریباً تین ماہ گزرنے کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ 37 افراد کے نام انکوائری میں ہیں اور ان کو Payment نہیں ہوئی، دو افراد شہداء میں سے ہیں، ان کو بھی نہیں ہوئی تو سر، میری ان سے یہ گزارش ہے کہ اس میں ایک کروڑ پندرہ لاکھ روپے کا گھپلا ہوا ہے اور جو افسران اس میں ملوث ہیں تو اس میں ڈی سی او سے لیکر نیچے تک کا عملہ ملوث ہے۔ وہ تو آپ کے گورنمنٹ سرونٹس ہیں، وہ تو کہیں جا نہیں سکتے تو یہ بے چارے لٹکے ہوئے ہیں، اگر مہربانی کر کے آپ ان کو Payment کرادیں اور ان سے اب ریکوری Fix کرتے ہیں یا جو بھی ہے، وہ تو آپ کا Headache ہے، ان کی پنشن بھی آپ کے پاس ہے، وہ تو آپ سے جا نہیں سکتے تو میری گورنمنٹ سے گزارش ہے جی اور اگر وہ سمجھتی ہے کہ نہیں اس کو کمیٹی کو ریفر کراتے ہیں تو میری پھر بھی یہ گزارش ہوگی کہ مہربانی کر کے اس کا کوئی حل تجویز کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): اس میں سر، ہمیں اگر تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پہلے تو ان کی، جی ون بائی ون۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! یہ مسئلہ دو مہینوں سے پڑا ہے اور اس میں یہ ہے کہ ڈی آئی خان میں جب بھی ہم گئے ہیں تو یہی ایک کوئسچن ہوتا ہے جی اور اگر گورنمنٹ مہربانی کرے اور ان لوگوں کو Payment کر دے اور انکوائری کے پاس جو Refund ہوگا تو وہ گورنمنٹ خود لے لیگی نا جی، تو یہ ایک بہتر تجویز ہوگی۔ چونکہ وہ شہداء ہیں اور بہت ایسی پوزیشن میں رہ رہے ہیں جی کہ وہ قابل ترس ہیں، قابل رحم ہیں جی، یہ بہت ضروری ہے جی۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! آپ تو آنریبل منسٹر ہیں، آپ اسی طرح کیوں سوال پوچھتے ہیں؟ یہ تو ہمارے Ordinary، یہ ہمارے ایم پی ایز صاحبان پوچھیں تو Well and۔۔۔۔۔

وزیر مال: نہیں سر، نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ان کا حق بنتا ہے۔

وزیرمال: نہیں سر، Day to day-----

جناب سپیکر: یہ کیبنٹ کے Sitting Minster، وہ کیوں سوال پوچھیں ؟آپ ادھر کیوں نہیں پوچھتے جب کیبنٹ میٹنگ میں آپ بیٹھتے ہیں؟

(تالیاں)

وزیرمال: نہیں سر، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ فلور پر آ جائے، یہ ان پر انکوائری کریں-----

Mr. Speaker: No Minister is allowed to ask question, no-----

وزیرمال: نہیں جی، سر، انکوائری کرنا چاہتے ہیں تو اچھی بات ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

Mr. Munawar Khan Advocate: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: آپ کے حلقوں کی بات ہے، ضروری ہے، ٹھیک ہے اچھی بات ہے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہی مسئلہ ہمارے لکی ڈسٹرکٹ میں بھی ہے۔ وہاں پر بھی میرے خیال میں ایک سال ہو گیا ہے کہ شان سر خیل میں بھی جو Deaths، جو بم بلاسٹ ہوا تھا سر، تو کافی لوگوں کو تو Compensation مل گئی ہے لیکن ایک بندہ ہے سر، بار بار سی ایم صاحب سے بھی میں نے لکھوا کر اس بندے کے متعلق ڈی سی او صاحب کو لکھا ہے لیکن ابھی تک اس کو Compensation نہیں ملی ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ لاء منسٹر-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور سر، میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بعض-----

جناب سپیکر: کوئسچن کریں جی، کوئسچن۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کوئسچن سر، یہ ہے کہ مجھے یہ بتادیا جائے کہ بم بلاسٹ میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں اور انہوں نے دوسرے پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کیا ہوا ہے، ان کی جو میڈیسنز ہیں یا وہاں پر ان کا جو خرچہ آیا ہوا ہے، کیا گورنمنٹ اس کی Payment کرے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: بالکل جی، ہم Acknowledge کرتے ہیں کہ اس میں کچھ لوگ لیٹ ہو گئے ہیں اور گورنمنٹ کو ان لوگوں کو Compensation award کرنے میں کچھ مشکلات تھیں، کچھ Payments ایسی ہوئی تھیں جو کہ صحیح حقدار لوگ نہیں تھے، اس میں ان کو Payment ہوئی ہے جس

کی وجہ سے انکوائری اس میں چل رہی ہے۔ میرے خیال میں مناسب ایسا ہوگا، اگر یہ لوگ Agree کرتے ہیں تو کمشنر ڈی آئی خان کو ہم سی ایم صاحب کی طرف سے انسٹرکشنز دے دیں گے کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو مناسب طریقہ کار اور جو مناسب چیز ان کو لگے وہی فیصلہ کر لیں Within one week اور پھر ہمیں Communicate کر دیں تو انشاء اللہ اس لائن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، لاء منسٹر صاحب! آپ کی وہ اچھی ہے، یہ موؤ بھی اچھی ہے، Appreciate کرتے ہیں لیکن پہلے بھی اسمبلی کی طرف سے کتنا ٹائم دیا جا چکا تھا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: دو ہفتے۔

جناب سپیکر: دو ہفتے اور آج کتنا وقت ہوا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: چار مہینے۔

جناب سپیکر: یہ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر قانون: نہیں جی، اس میں مسئلہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑی زیادتی ہے کہ اسمبلی کی طرف سے واضح انسٹرکشنز آ جاتی ہیں، آج آپ As a Minister واضح یقین دہانی کرا رہے ہیں لیکن خدشہ ہے، (تالیاں) خدشہ ہے کہ اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو اسمبلی سے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میری گزارش ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو اسمبلی سے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اس میں مسئلہ یہ ہے کہ ابھی جو نئے Claimants آئے ہیں، ان کی بھی جانچ پڑتال کرنی ہے کہ جو پرانے Claimants ہیں، ان کو Payment ہوئی ہے، وہ ٹھیک ہے، اس میں کچھ مشکلات ہیں، ورثاء کی Identification میں کچھ مسئلے مسائل آ رہے ہیں، اسلئے میں کہہ رہا ہوں کہ جو مسئلے مسائل لوکل ایڈمنسٹریشن کو آ رہے ہیں، ان کے ساتھ ایم پی ایز اور یہ لوگ بیٹھ جائیں گے تو اس کا ایک Permanent حل، Solution جلدی نکل آئے گا اور سی ایم صاحب کی طرف سے انسٹرکشنز ہم ان کو دے دینگے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، اچھی بات ہے لیکن یہ Before، ادھر اسمبلی میں دوبارہ ڈسکس ہونے سے پہلے ہونی چاہیئے۔

وزیر قانون: One week انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی موؤر، جی، آنریبل اسرار اللہ خان! ابھی تو بہت اچھی ان کی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، وہ ٹھیک ہے۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہمایون خان کمشنر تھے، انہوں نے انکوائری Conduct کی، انہوں نے بندے Fix کر دیئے کہ یہ یہ، مطلب ہے انہوں نے Payment کرنی ہے۔ ابھی سر، کوئی ایک کروڑ سے اوپر کا مسئلہ ہے، وہ لٹکا ہوا ہے تو اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جو بھی کمشنر ابھی بیٹھے گا، وہ اس کی انکوائری کو Undo تو نہیں کر سکتا، ڈی سی او سے میں نے بات کی، ڈی سی او بھی یہی کہتا ہے کہ جی مجھ سے پہلے یہ گھپلا ہوا ہے، تو میں سر، یہ کہتا ہوں کہ یا تو مہربانی کر کے یہ Over and above cost آ رہی ہے، گورنمنٹ ان کو Pay کر دے اور یا اگر وہ سمجھتی ہے کہ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے تو مہربانی کر کے اسمبلی کی کمیٹی کو ریفر کر لیں تاکہ ہمیں وہ پتہ چلے کہ چار ماہ لٹکنے کے باوجود یہ 37 افراد جو ہیں سر، فریش کی میں بات نہیں کر رہا، انہوں نے خود کہا ہے کہ 37 افراد انکوائری میں ہیں، دو اس میں شہداء ہیں تو ان کو ہم اس وقت معاوضہ دیں گے جب یہ انکوائری والا مسئلہ حل ہو گا، تو میری یہ گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ت و بڑا اچھا وہ دیا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر اگر۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی، ہمارے لکی کو بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کا لکی بھی ہو جائے گا جی اس میں۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: جی جی، بالکل، مجھے اعتراض نہیں ہے، مجھے بالکل اعتراض نہیں ہے کہ کمیٹی کو جائے۔ Compensation کی جہاں تک انہوں نے بات کی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ لمبا ہو جائے گا، لمبا ہو جائے گا، کوئی شارٹ کٹ آپ والا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: Minor جو ہے، Minor کو نہیں دیتے، Minor injuries کو، Major injuries کو جو ہیں، وہ کہیں پر بھی ہوں، وہ سرٹیفیکیٹ لے آئیں، لوکل ڈی سی اوز کو دے دیں، اگر Major injuries ہیں، اگر وہ کہیں سے بھی علاج کرائیں، It doesn't matter۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: No cross talks.

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس طرف، اس طرف جی۔

وزیر قانون: جی ہمیں اعتراض نہیں ہے، اگر یہ کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں۔

We have no problem.

جناب سپیکر: اب کیا چاہتے ہیں اس میں؟ The motion before the House is that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

محترمہ مسرت شفیع بی بی۔ آپ سب سے گزارش ہے کہ جب اسمبلی کو سیشنز ہو رہے ہوں اور آپ کے کوئسچنز ہوں تو اس وقت آپ کا غیر حاضر ہونا اچھی بات نہیں ہے، Any how آپ کو دوبارہ موقع دیا جا رہا ہے لیکن یہ اچھی بات نہیں ہے۔

Ms. Musarrat Shafi Advocate: Thank you, ji; thank you.

جناب سپیکر: سوال نمبر بتائیں؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: 445 جی۔

* 445 _ محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں سرحد رورل سپورٹ پروگرام کا دفتر اور عملہ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمے کی کارکردگی ناقص ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پراجیکٹ کے ذریعے گزشتہ پانچ سالوں میں جتنے ترقیاتی کام کئے گئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز پراجیکٹ کے آڈٹ ہونے کی صورت میں آڈٹ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔ سرحد رورل سپورٹ پروگرام ایک غیر منافع بخش ادارہ ہے اور حکومت پاکستان کے کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت اس کی رجسٹریشن ہوئی ہے اور اسی قانون کے تحت اس کا

سالانہ آڈٹ ہوتا ہے جو کہ دنیا کی ایک مشہور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس فرم، KPMG Taseer Hadi & Co کرتی ہے۔اس کی آڈٹ رپورٹ ہر سال Securities & Exchange Commission of Pakistan (SECP) کو جاتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔ سرحد رورل سپورٹ پروگرام اپنے تمام منصوبے انتہائی شفاف طور پر مکمل کرتا ہے۔ اس بات کی گواہی نہ صرف آڈٹ ادارے دیتے ہیں بلکہ سرکاری سطح پر قائم تنظیموں کی آڈٹ کمیٹیاں بھی اسی مقصد کیلئے بنائی جاتی ہیں تاکہ شفافیت قائم رہے۔

(د) سرحد رورل سپورٹ پروگرام ایک سرکاری ادارہ ہے اور اپنی مدد آپ کے تحت مختلف قومی اور بین الاقوامی اداروں سے Poverty Alleviation کیلئے فنڈز حاصل کرتا ہے اور غریبوں کی فلاح کیلئے استعمال کرتا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں نامساعد حالات کے باوجود سرحد رورل سپورٹ پروگرام نے ضلع کوہاٹ میں کل 53 منصوبے علاقائی تنظیموں کی وساطت سے مکمل کئے ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نکاسی آب، گلیاں ونالہ جات	39
آبپاشی	8
آبنوشی	6

اس کے علاوہ سرحد رورل سپورٹ پروگرام کوہاٹ میں مندرجہ ذیل پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں۔

1۔ وزیراعظم کا خصوصی پراجیکٹ برائے حیوانات

2۔ کمیونیٹی بیسڈ سکولز (CBS)

3۔ مائیکرو کریڈیٹ، چھوٹے قرضہ جات

(گزشتہ دو سالوں کی آڈٹ رپورٹوں کی کاپیاں ایوان میں پیش کی گئیں)

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکبنبے جی بالکل زما سپلیمنٹری کوئسچن شته۔ دیکبنبے چه کوم کوئسچن ما کړے دے، هغه تفصیلاً جواب پکښے نشته جی۔ دیکبنبے ترقیاتی کام والا تفصیل ما غوښتے دے هغه تفصیل دوئ نه دے ورکړے۔ دویمه خبره دا ده چه د لکهونو، کروړونو روپو کار کوی او هیڅ حساب کتاب ئے نشته جی۔ پکار د دے دا وو، د صفحو حساب کتاب نه وی جی، دا ما ته ئے د 2007ء نه اونیسه تر 2010ء پورے ریکارډ راکړے دے او که تاسو په

دے پیج باندے اوگورئ جی نو اکتوبر 2007ء والا آډټ رپورټ ئے راکړے دے جی، ما ته جی جدید پکار دے، ټول پکار دے۔ بلکه خبره چه صرف فګرز کښے د بنائیلو ضرورت نشته چه آبنوشی والا دومره منصوبے شوے دی، د نکاسی آب او د ګلیاتو مرمت دومره بلکه ما ته تفصیل، ډیټیل پکار دے جی۔

جناب سپیکر: ښه جی۔ اودریږه چه هغوی واورو، ګورنمنټ واورو کنه جی۔ جی، آنریبل سینئر منسټر صاحب، پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبه بندی)}: سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی چه د ایم پی اے صاحبان حوصله افزائی کوئ حالانکه Lapse شی کوئسچن او بیا هغه دغه راځی۔ د سرحد رورل سپورټ پروګرام د دفتر او عملے هغه جواب ئے ورکړے دے۔ دا یوه این جی او ده او دا تقریباً یو Recognized NGO ده او د دے آډټ هم کیږی، په هره طریقه باندے کیږی د دے آډټ۔ زمونږه آډټس چه کوم دی، هغه هم کوی او د 1984ء آرډیننس کمپنیز د لاندے دا رجسټرډ شوے ده او د دے آډټ چه کیږی نو دا دنیا مشهور فرم دے KPMG Charted Accoutants او Taseer Hadi & Co. کوی او د دے دغه Securities & Exchange Commission of Pakistan ته ځی، نو د دے متعلق څوک نه شی وئیلے چه یره په دے باندے Objection یا دغه، په دے چه مشهور آډټ کمپنئ د هغوی دغه کوی۔ بل کوم نمونه چه دوئ کوئسچن کړے دے، د هغے متعلق "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمے کی کارکردگی ناقص ہے؟" نو که ناقص وے نو دومره آډټ او دومره دغه چه کیږی او بیا پراونشل ګورنمنټ باچا خان سپورټ پروګرام، دا هم ورکښے په دے وجه ورکوی چه د دے این جی او Importance هم شته او د دے Implementation هم صحیح وی۔ اوسه پورے چه څه د کال نیم نه دوئ ته کوم فنډ ورکړے دے، دے محکمه د دغه متعلق باچا خان انکم سپورټ او Poverty Alleviation باندے اوسه پورے کومه کارکردګی چه ده، کوم ضلعو کښے دی، نو هغه ډیر ښه کار کوی او خلق ترے مطمئن دی نو که دوئ دغه کښے که داسے څه خبره وی، Objection وی یا څه داسے د څه متعلق وی نو هغوی به

رااوغواړو، کښیښنوؤ به ئے، د دوئ هغه خدشات به لرے کړو ځکه چه هغے کښے داسے غلطی نشته۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔ تهینک یو جی، تهینک یو۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بی بی، تاسو ته خو ئے جواب درکړو کنه۔ ستاسو اوس صرف د سرحد رورل سپورټ پروګرام متعلق سوال راغلے دے، که د ټوټل پی اینډ ډی سوال وی نو هغه تاسو چه څه غواړئ، هغه بیا رااولیږئ چه پوره، فریش کوئسچن مه کوئ۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! دیکښے فریش دا دے جی چه دیکښے "دو سالوں کا آڈٹ"، نو د دو سالو خبره خو نه ده جی، دا خبره خو تفصیلاً مونږ ته پکار ده۔ مونږ ته به بالکل جی، مونږ د دوئ د Reputation خبره نه کوؤ، مونږ خپل حساب کتاب دا معلومول غواړو Being MPA, being a representative جی چه آیا دا کوم فنډ چه دوئ ته ایلوکیټ شوے دے او کوم دوئ استعمال کړے دے، خپله زمونږ منسټر صاحب وائی چه دا یو این جی او ده نو ولے د دے به څه قسم حساب کتاب نه کیږی یا د دوئ نه به څه سوال جواب نه کیږی؟ نو دا حق مونږ لرو جی او څومره پورے چه تاسو مونږ د دے سلسله کښے مطمئن نکړئ جی، زمونږ د دے خبرے ته-----

جناب سپیکر: بی بی! تاسو خو د آډټ تپوس کړے وو، (سپیشل سیکرٹری سے) راکړه ته بیا راکړه، تاسو خو سوال دا کړے دے کنه چه آډټ کیږی نو هغوی خو وائی چه او کیږی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: تاسو (ج) جز او ګورئ؟

جناب سپیکر: (ج) کښے تاسو وایئ "کہ کارکردگی ناقص ہے"۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ترقیاتی کاموں اور دوسرے-----

جناب سپیکر: د رورل سپورټ پروګرام هغه کوم ځائے کښے د غوښتے دے؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دا جی په دویمه صفحه باندے (ج) د جوابات دا صفحه واړوئ جی۔

جناب سپیکر: میرے ساتھ جو کاغذ ہے،اس پہ تو "آیا یہ بھی درست ہے"۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: (ج) جی، بله صفحه واړوئ جی۔

جناب سپیکر: "تفصیل فراہم کی جائے"، آنربیل لاء منسټر صاحب! دا خو تفصیل، بی بی! تاسو څه غواړئ چه لسټ درکړی؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دا کوم فګرز ئے چه ښائیلی دی جی 39,8,6، دا جی په کریز باندے مونږ ته داسے څه قسم هم نشته په کوهاټ کښے، د دے د مونږ ته تفصیل راکړی، لوکیشن د او ښائی چه چرته کښے دوئ کړی دی؟

جناب سپیکر: جی آنربیل مسنټر صاحب، پلیز۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر! د دوئ تعلق چه کوم دے د کوهاټ سره دے۔

جناب سپیکر: او جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): او د کوهاټ متعلق چه څومره کارونه دی، هغه ئے ورکړی دی، نکاسی آب، ګلیاں، ناله جات 39، آبپاشی 8، آبنوشی 6 او نور چه څه پراجیکټس دی، د وزیراعظم خصوصی چه کوم پراجیکټ دے د حیواناتو، سی بی ایس او مائیکرو کریډټ، څومره قرضے د دے چه کوم دی هغه کوی۔ که دوئ څه وائی چه تفصیل او د کوم کوم شی نو فریش کوئسچن د اوکړی، جواب به مونږه ورکړو۔

جناب سپیکر: او جی، بس دوئ ته دا 39,8 د دے ورله لسټ ورکړئ چه دا دا دلته شوی دی جی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): ښه جی۔

Mr. Speaker: Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

240۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ پلاننگ آفیسر ضلع کرک محبوب الرحمان پر الزامات لگا کر اس کا تبادلہ کر دیا گیا اور انکوائری کمیٹی مقرر کی گئی؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق مذکورہ آفیسر کو صفائی کا موقع فراہم نہیں کیا گیا؛
(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ آفیسر کے ساتھ کی گئی زیادتی کا آزالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی نہیں۔ جناب محبوب الرحمان DPO کرک کا تعلق محکمہ تعلیم صوبہ سرحد سے ہے جس کو بذریعہ تبدیلی محکمہ قیام عملہ نے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے ضلعی نظام میں بطور DPO تعینات کیا تھا اور بعد آزاں ان کو محکمہ قیام و عملہ نے واپس اپنے محکمہ (محکمہ تعلیم) بھیج دیا۔ مزید عرض ہے کہ چونکہ یہ ایک معمول کی کارروائی ہے لہذا اس میں کسی انکوائری کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی کیونکہ مذکورہ آفیسر کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ہے اور صرف عوامی مفاد میں مذکورہ آفیسر کو محکمہ قیام و عملہ نے واپس اپنے محکمہ تعلیم میں بھیج دیا ہے جو کہ حاکم مجاز کے دائرہ اختیار میں ہے۔
(ب) جی نہیں۔ چونکہ مذکورہ آفیسر سے کسی قسم کی جواب طلبی نہیں کی گئی لہذا صفائی کا موقع دینے کی ضرورت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
(ج) چونکہ مذکورہ آفیسر کے خلاف کسی قسم کی محکمانہ کارروائی نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی بلکہ جیسا کہ اوپر پیرا 1 میں ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ آفیسر کو محکمہ قیام و عملہ نے صرف اپنے محکمہ یعنی محکمہ تعلیم واپس بھیجا ہے۔

450۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر منصوبہ بندی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں بارانی ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ 2008ء میں مذکورہ پراجیکٹ نے کئی ایک منصوبوں کی منظوری دی ہے؛
(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(i) آیا 2008ء میں کتنے منصوبے ایم پی اے کی سفارش سے منظور ہوئے؛
(ii) کتنے منصوبے ایم پی اے کی سفارش کے بغیر منظور ہوئے؛
(iii) جو منصوبے مکمل ہوئے ہیں، آیا وہ عملی طور پر موجود ہیں یا نہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) جی نہیں، پراجیکٹ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق منصوبوں کی منظوری کیلئے معزز ایم پی ایز صاحبان کی سفارش درکار نہیں ہوتی۔

(ii) تمام منصوبے مروجہ طریقہ کار کے مطابق مجاز اتھارٹی نے منظور کئے ہیں۔

(iii) جی ہاں، تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبے کا نام	منظور شدہ منصوبے	مکمل منصوبے	جاری منصوبے
گاؤں کی ترقی	109	09	19
شعبہ زراعت	109230	102336	---
آبنوشی کی چھوٹی سکیمیں	53	53	---
صاف پینے کا پانی کی سکیمیں	112	95	17
چھوٹی سڑکیں (کلومیٹر)	69.4	38	31.4
بڑی سڑکیں (کلومیٹر)	18.01	---	18.01

45۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی سی او کرک نے اکتوبر سال 2010ء میں لیوی میں بھرتی کی تھی اور پھر اپنے احکامات منسوخ کر دیئے؛

(ب) آیا قانون کے مطابق خالی آسامیوں کا اشتہار قومی اخبارات میں دینا لازمی ہوتا ہے اور دوران بھرتی داخلہ ڈویژن کے نمائندہ کی شرکت ضروری ہے؛

(ج) آیا مذکورہ منسوخ شدہ بھرتی والی خالی آسامیوں کو دوبارہ ایک اخبار روزنامہ 'پاکستان' میں مشتہر کیا گیا تھا اور وہی پہلے والے لوگ دوبارہ بھرتی کئے گئے ماسوائے ایک زائد العمر کے؛

(د) آیا انٹرویو کے دوران داخلہ ڈویژن کا کوئی نمائندہ شامل تھا، اگر نہیں تو حکومت غیر قانونی بھرتیوں میں ملوث افسران / اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، لیکن لیوی فورس کیلئے تاحال داخلہ ڈویژن / سیفران ڈویژن اسلام آباد سے سروس رولز جو مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ ہوں اور جس میں بھرتی کا طریقہ کار موجود نہیں، ملے ہیں تاکہ اس کے مطابق عملدرآمد ہو سکے۔

(ج) جی نہیں، آسامیاں قومی / مقامی اخبارات میں مشتہر کی گئی تھیں، پرانے امیدواروں میں سے 06 امیدوار ضلعی چناؤ کمیٹی کے معیار پر پورا اترے لہذا ان کو دوبارہ بھرتی کیا گیا۔

(د) تاحال داخلہ / سیفران ڈویژن اسلام آباد سے لیوی فورس کرک کیلئے منظور شدہ سروس رولز موصول نہیں ہوئے ہیں تاہم بھرتی کا طریقہ کار شفاف بنانے کیلئے ضلعی چناؤ کمیٹی جس میں پولیس آفیسر بھی شامل تھا، بنائی گئی تھی جس کی سفارشات کی روشنی میں بھرتی عمل میں لائی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے چھٹی کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں ملک قاسم خان خٹک صاحب، جناب ثاقب اللہ چمکنی صاحب نے 24 مارچ 2011، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، جناب وجیہہ الزمان خان، محترمہ ستارہ ایاز بی بی اور جناب جاوید عباسی صاحب نے 24 و 25 مارچ 2011 جبکہ اکرم خان درانی صاحب نے 24 تا 26 مارچ 2011 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین! اسمبلی سیکرٹریٹ کو بشیر احمد خان بلور صاحب اور کئی اراکین کی طرف سے بھی ایک Written وہ آیا ہے کہ جس میں باچا خان فاؤنڈیشن کی طرف سے تاحال کئے گئے مختلف شعبوں میں اقدامات سے آگاہ کرنے کے سلسلے میں ایک نشست منعقد کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں کل مورخہ 25 مارچ 2011ء کو بوقت نو بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کے پرانے ہال میں باچا خان فاؤنڈیشن کی طرف سے بریفنگ کی غرض سے ایک اجلاس منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں تمام ممبران اسمبلی کو مدعو کیا جاتا ہے۔ آپ سب ممبران اسمبلی مقررہ وقت پر تشریف لے آئیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mufti Kifayatullah Sahib. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 497 in the House, please.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب! میرا ایک بہت ہی اہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی نہیں پلیز۔ جتنا ایجنڈا ہے، وہ ہو جائے، ختم ہو جائے تو پھر۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب، یو ډیرہ ضروری خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: ضروری سب سے ان ممبران کی باتیں ہیں، وہ آتا ہے، وہ نمبر آ رہا ہے، سب کہہ رہے ہیں، ابھی پچاس اور، آپ کیلئے نہیں ہیں، وہ میرا ابھی سب سے زیادہ ہے۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ محکمہ تعلیم میں سولہ سکیل اور اس سے اوپر کے سکیل کی آسامیاں خالی ہوتی ہیں۔ خالی آسامیوں کی وجہ سے محکمہ ہذا کو تعلیم اور انتظامی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بعض خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کیلئے عمر نوح اور صبر ایوب درکار ہے۔ بعض خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ایک ذریعہ محکمانہ ترقیاں ہیں اور محکمانہ ترقیاں عرصہ دراز سے رکی ہوئی ہیں۔ محکمانہ ترقیوں کی بنیاد چار در جاتی فارمولہ ہے جس پر ابھی کام باقی ہے۔ از راہ کرم محکمانہ ترقیوں کو جلد طے کر دیا جائے تاکہ نونہالان قوم کا وقت مزید ضائع ہونے سے بچایا جاسکے اور ان کا مستقبل سنوارا جاسکے۔

زۂ پہ دے باندے مختصر خبرہ اوکړمہ؟

جناب سپیکر: ولے نہ جی، دا خو اسمبلی Matter دے، اسمبلی بزنس دے، پہ بزنس باندے بالکل خبرہ کوئ خو د اسمبلئ د بزنس نہ بھر چہ څہ خبرہ وی نو هغه چه کله د معزز اراکینو بزنس ختم شی نو د هغے نه پس بیا ستاسو هاؤس دے چه وخت وی، تاسو بالکل ټول بہ پرے خبرہ کوئ۔ جی۔

مفتی کفایت اللہ: مہربانی۔ جناب سپیکر، میں ایک ایسی اہم بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں، یہ جو خالی آسامی پڑی ہوتی ہے اور اس کو پر کرنے کیلئے جو طریقہ کار ہے، وہ اتنا لمبا ہوتا ہے کہ وقت گزر جاتا ہے، بچوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اور وہ آسامی پر نہیں ہوتی اور جناب سپیکر، ہمارے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے جس پیمانے سے ہم نقصان کا اندازہ لگائیں، کوئی ایسا میٹر ہوتا کہ کتنا نقصان ہوتا ہے خالی آسامی سے، چاہے وہ انتظامی ہو یا

تدریسی ہو تو اس کو دیکھ کر ہمیں اندازہ ہو جاتا کہ بہت بڑے نقصان میں جا رہے ہیں۔ میں یہاں یہ بھی ایڈ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آسامیاں جو پبلک سروس کمیشن سے آتی ہیں، ان کی گنجائش کم ہے اور ایک بہت لمبے پراسس کے بعد ان کو پر کیا جاتا ہے۔ ہم مسلسل تین سال سے رو رہے ہیں کہ خدا کیلئے ان کی گنجائش میں اضافہ کر دیا جائے، خدا کیلئے کوئی اور طریقہ اختیار کر دیا جائے اور آج تک اس سلسلے میں جو جواب ہے، وہ بالکل 'Nil' ہے۔ وہ جو محکمانہ ترقی ہوتی ہے، وہ بھی ایک عرصے سے رکی ہوئی ہے۔ میں محترم وزیر صاحب سے گزارش کرتا ہوں، یہ میں مانتا ہوں کہ محکمہ تعلیم کا کام زیادہ ہے اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ جس Stamina کے ساتھ یا جس ہمت کے ساتھ وہ کام کر رہا ہے تو وہ Well appreciated لیکن بعض ایسی خامیاں ہیں جن کی ہم فلور پر نشاندہی کریں گے اور اس میں ایک یہ ہے کہ آپ جب دیکھیں کہ خالی آسامیاں ہیں تو اس کو آپ نے کس طرح پر کرنا ہے۔ آپ یقین کیجئے اتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے کہ میں اس کا اندازا نہیں لگا سکتا۔ اگر محترم وزیر صاحب ناراض نہ ہوں تو کوئی آسان سا راستہ بتا دیں، کوئی آسان طریقہ بتا دیں تاکہ میں یہ کہہ سکوں کہ میرے پاس، وزیر صاحب یہ کہہ سکیں کہ ہمارے پاس خالی آسامیاں زیرو ہیں اور ایک بھی نہیں ہے تو میں بہت زیادہ ان کی تعریف بھی کرونگا، ان کیلئے ڈیسک بھی بجاؤنگا لیکن اگر وہ اپنی بیوروکریسی پر تھوڑا سا زور دیں، اس کو کہیں کہ بھئی یہ Lengthy process کیوں ہے؟ اب ایک حکومت پچھلی گزر گئی ایم ایم اے کی، ہم اس میں کہہ رہے تھے کہ خالی آسامیاں پر کرو، وہ آسامیاں پر نہیں ہوئیں، یہ حکومت انشاء اللہ پانچ سال چلے گی، یہاں بھی خالی آسامیاں پر نہیں ہونگی تو یہ کس طرح ہونگی؟ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے، اگر یہ سمجھا دیں تو اچھا ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب! آپ اتنے پیار، مٹھاس اور شائستگی کے ساتھ ایک بات کرتے ہیں تو آپ کو ضرور Positive جواب ملے گا اور جناب بابک صاحب تو۔۔۔۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ بھی کہنا۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں اسی لئے اٹھا ہوں کہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں ون بائی ون جواب دے دیں، اگر دونوں، جناب آنریبل سردار بابک صاحب! پیار کا جواب پیار سے دیں۔ (قہقہہ)

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ بالکل جی، بالکل بے شکه جی۔ سپیکر صاحب! مفتی صاحب چه کومے مسئلے طرف ته نشاندهی کړے ده، بالکل جی دا یو Genuine مسئله ده او زۀ دا وایمه چه د سن 95ء دوئ د Four Tyre خبره کوی، دا چار درجاتی فارموله چه ورته وائی، مفتی صاحب د هغے خبره کوی او دا اعزاز هم په اولنی حکومت کښے هم زمونږه پارټئ ته حاصل وو چه په هغه وخت کښے هم په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے دغه فارموله چه وه، په هغے باندے زمونږ حکومت کار کړے وو او زۀ بیا هم مفتی صاحب ته مبارکباد ورکوم او ټول هاؤس ته دا مبارکی ورکومه چه انشاء الله اوس هم زمونږ په حکومت کښے دا اعزاز چه دے، دا زمونږ حکومت ته حاصل دے او کیس مونږ فنانس ډیپارټمنټ ته لیږلے دے، امید دے انشاء الله فنانس ډیپارټمنټ به زر تر زره هغه Approve کړی او دا کومه د چار درجه جاتی فارموله چه ده، د هغے سره به زمونږ ډیرے مسئلے اسانے شی۔ سپیکر صاحب، مفتی صاحب دا خبره اوکړه چه ډیر پوسټونه، بالکل دیکښے هیڅ شک نشته چه ډیر پوسټونه خالی وو، زۀ به دا اووایمه او د هغے اعتراف مفتی صاحب پخپله هم اوکړو چه د هغوی په حکومت کښے پینځه کاله کښے نه استاذانو ته سروس سټرکچر ملاؤ شوے دے، نه تدریسی او انتظامی کیډر جدا شوے دے، دغه دواړه انقلابی او تاریخی اقدامات چه وو، دا هم مونږ ته اعزاز حاصل دے چه هغه مونږه نوټیفائی کړی دی، د هغے سره به هم د پروموشن لارے کھلاؤ شوے دی او تر ډیر حده پورے به هغه خالی سیټونه ډک شی خو زۀ لږ یو بریف اووایم چه زمونږ په حکومت کښے 47 فیمیل ایس ای ټیز مونږ هیډمسټریس ته پروموټ کړی دی، بیا 71 میل ایس ای ټیز مونږه هیډ ماسټرز ته پروموټ کړی دی۔ د هغے نه علاوه بیا 64 په دویمه مرحله کښے میل او فیمیل مونږه هیډ ماسټرز او هیډ مسټریس ته پروموټ کړی دی، بیا په بله مرحله کښے 21 ایس ای ټیز فیمیل دا مونږ هیډ مسټریس ته پروموټ کړی دی۔ د هغے نه علاوه بیا په بله مرحله کښے 262 میل ایس ای ټیز مونږ هیډ ماسټرز ته پروموټ کړی دی، بیا د هغے نه علاوه په بله مرحله کښے 140 هیډماسټرز مونږ د 17 نه 18 ته پروموټ کړی دی، بیا د هغے نه وړاندے په بله مرحله کښے 138 میل ایس ای ټیز چه دی، دا مونږ هیډ

ماسټرز ته پروموټ کړی دی، بیا مونږه 14 وائس پرنسپلز پروموټ کړی دی۔ د دے سره سره پبلک سروس کمیشن کښے هم تقریباً 71 پوسټونه زمونږ داسے وو چه هغه د پبلک سروس کمیشن په Purview کښے راتلل او زمونږ په وخت کښے هغه پوسټونه چه دی، هغه ډک شوی دی، نو سپیکر صاحب، داسے ده چه دا پوسټونه د ډیرے مودے نه خالی راروان وو، تر کومه پورے چه زمونږ د کارکردګئ خبره ده نو مونږه خپل کار کړے دے خو ظاهره خبره ده چه Pendancy دومره زیاته پرته ده چه په هغے باندے به وخت لګی خو بیا هم مفتی صاحب ته بذات خود هم د دے خبرے پته ده چه زمونږ ډیپارټمنټ په جنګی بنیادونه باندے، په War footing باندے انشاء الله مونږ لګیا یو او څومره Vacant پوسټونه چه دی، د هغے د ډکیدو مرحله روانه ده او د Four Tyre په حواله باندے څنګه چه سپیکر صاحب، ما خبره اوکړه، انشاء الله هغه کیس چه دے، زمونږ د ډیپارټمنټ په پارټ باندے مونږه خپل کار کړے دے، مونږ فنانس ته لیږلے دے او مونږ دا امید انشاء الله لرو چه هغه به زر تر زره هغوی اوکړی نو دغه مسئله به هم زمونږه حل شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه بابک صاحب، خو دا څومره کارونه چه تاسو اوښودل کنه جی نو دا Written shape کښے لږ مونږ ته رااولیږئ او دا ښه کارکردګی پکار ده چه Appreciate شی، Written shape کښے لږ اسمبلئ ته رااولیږئ، ټولو کښے ډسټری بیوټ شی او اوس به د مفتی صاحب نه تپوس کوؤ چه د قاضی صاحب نه به دغه غواړی، که بس اوشو جی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> قاضی صاحب که وائی نو بیا خوند راځی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> ډیر خوند به اوکړی که قاضی صاحب اووائی۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی اچھی خبر ہو تو آپ بھی سنادیں۔ ایجوکیشن آپ کا بھی حصہ ہے، ہائرایجوکیشن۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میرا ایک ایشو تھوڑا سا یہ تھا کہ جب مفتی صاحب اپنا کال اٹینشن پڑھ رہے تھے تو انہوں نے اس طرح پڑھا کہ "میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ

کہ محکمہ تعلیم میں سکیل 16 اور اس سے اوپر"، ادھر جو میرے پاس آیا ہے سر، وہ 17 لکھا ہوا ہے اور 17 کو انہوں نے 16 پڑھا ہے تو چونکہ انہوں نے 16 پڑھا ہے تو لہذا میرے خیال میں یہ میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ میرے پاس جو جواب تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی Jurisdiction سے باہر ہو گیا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> نہیں میرا مطلب یہ تھا کہ میرے پاس 17 کا جواب تھا، مجھے لگتا ہے کہ یہ ایس ای ٹیز کے حوالے سے ان کے ذہن میں سوال تھا تو انہوں نے وہ پوچھ لیا اور اس کا جواب سردار نے دے دیا ہے جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, thank you. Zakirullah Khan, to please move his call attention notice No. 510. Zakirullah Khan.

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حالیہ سیلاب نے جہاں سارے صوبے کے انفراسٹرکچر کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے تو اس میں خادگزئی کے مقام پر دریائے سوات پر آر سی سی پل بھی Wash ہوا ہے اور لوگ تکلیف میں پڑے ہیں۔ اس پل کو فوری طور پر دوبارہ تعمیر کرنے کی اشد ضرورت ہے، حکومت عملی اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا یو 28 کلومیټره لار ده او داسے چه په چکدره بریج باندے چه سړے تاؤ شی نو دا دوه یونین کونسلز دی او تقریباً هر سړی ته 28 کلومیټر بیا په سائډ باندے تلل دی۔ دا یو بریج وو او د دے سره Suspension بریجونه وو نو څلور خو Suspension بریجونه هم تلی دی چه ترا وسه پورے پرے کار نه دے شروع شوے او دا آر سی سی بریج وو، خادګزو او طوطاکان ته جی، د همایون خان حلقے ته، نو دا مکمل طور واش شوی دی۔ د دے د پاره د فوری اقداماتو درخواست کوم چه او شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> جی بالکل جی، د دے پل متعلق چیف منسټر صاحب خصوصی نوټس اغستے دے او خپل ډیپارټمنټ ته هغوی حکم کړے دے او دا اے اے کنسلټنټ ته چه کوم د دے کنسلټنسی ورکړے شوے ده او Next month, اخره پورے به انشاء الله د هغے رپورټ end of the next month May, 2011 راشی او د هغے نه پس به بیا په دے باندے Tendering process روان شی۔ دا

بریجز چه کوم دی، چونکه دا Complicated شے دے، داسے د اسان روډ په شان دغه نه دے لهذا کنسلټنټس چه کوم دی، هغوی به کار کوی۔ اپریل، مئی نه به انشاء الله په دے بیا Further کار کیږی۔

جناب سپیکر: اپریل، مئ پورے په دے باندے Expected دے ؟

وزیر قانون: بالکل جی، بالکل، انشاء الله۔

قراردادیں

Mr. Speaker: Zarqa Bibi. Mohtarama Zarqa Bibi, to please move her resolution No. 520.

محترمہ زرقا: Thank you, Mr. Speaker۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چونکہ پاکستان میں ٹیلی ویژن چینلز پر زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں اور خواتین کو بار بار دکھایا جارہا ہے جس کی وجہ سے ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے اور انہیں مزید شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے Video clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جاسکے اور صرف مجرم کو ٹی وی پر دکھایا جائے۔Thank you, Mr. Speaker۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی وہ دے گا؟

وزیر قانون: سر، ہم اس کو بالکل سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: سپورٹ کرتے ہیں لیکن بی بی! یہ چینلز کو قابو کرنا،

The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his resolution No. 517 in the House. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ ہرگاہ کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ وقتاً فوقتاً ایڈہاک ریلیف کی مدات میں کیا جاتا ہے لیکن بنیادی تنخواہ میں اس کو ضم نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے سرکاری ملازمین کو تنخواہوں کی دوسری مدات میں مراعات سے محروم رکھا جاتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت

سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تمام ایڈہاک ریلیف کو سرکاری ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں ضم کرنے کیلئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ ایڈہاک نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ This is temporary، عارضی ریلیف ہوتی ہے، اس کو اگر Convert کیا جائے Permanent pay میں جو اس کی Permanent salary ہوتی ہے تو Definitely پھر پے سکیل پہ اثرات مرتب ہوتے ہیں، پھر وہ قرار دادیں جس کی Financial implications ہوتی ہیں، وہ گورنمنٹ سپورٹ نہیں کر سکتی، لہذا ہم اس میں معذرت کریں گے جی۔

مفتی کفایت اللہ: میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ تنخواہوں میں اضافہ ہو گیا۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب!۔۔۔۔

وزیر قانون: اس کی جی اگر مرکز کو سفارش، پہلے تو کرے گی بھی نہیں، اگر ہو بھی جائے تو اس کے Implications صوبے پہ بھی آئیں گے جی، Definitely مرکز اگر ایک چیز Adopt کرتا ہے تو پھر صوبوں کو Adopt کرنا پڑتا ہے لہذا ji، We can't support it۔

مفتی کفایت اللہ: جب مرکز Adopt کرے گا، اس وقت تو لائیں گے؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the resolution is dropped.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس ختم۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت صوبائی موٹر گاڑیاں (خیبر پختونخوا) مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Muhammad Zamin Khan, to please move that the Provincial Motor Vehicles, (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Muhammd Zamin Khan Sahib.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that I may be allowed to move the Provincial Motor Vehicles Bill 2011, it should be taken into consideration at once please.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. 'Passage Stage': Now Mr. Muhammad Zamin Khan to please move that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2011 may be passed.
Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Point of order, Sir!

جناب سپیکر: ہں جی؟ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز، ابھی تو سٹیج گزر گیا Consideration، Passage آگیا ہے جی۔

وزیر قانون: نہیں، تو پھر تو ہم 'Consideration Stage' پہ اگر، پھر نہیں پاس کریں گے، اتنی گزارش ہے کہ اس میں یہ جو کلاز اس کی ہے "B"، اس میں امنڈمنٹ، ہم اس کو نہیں سپورٹ کرتے باقی "A" اور "C" کو کرتے ہیں، تو یہ اگر With amendment-----

جناب سپیکر: یہ لاء منسٹر صاحب! Sorry for you، اس وقت آپ کی طرف سے کوئی وہ نہیں ہوا، ابھی جب 'Consideration Stage' گزر چکا تو آپ-----

وزیر قانون: نہیں جی، میں اٹھا، بس پرابلم وہاں پر عبدالاکبر خان نے وہ کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں-----

جناب عبدالاکبر خان: میں معزز رکن سے درخواست کرونگا کہ وہ "B" واپس لے لیں۔

وزیر قانون: "B" تۀ واپس واخلہ کنہ؟

جناب سپیکر: نہیں، بات ایسی ہے نا کہ یہ ایجنڈا تو کل کا تقسیم شدہ ہے، کل سے آپ دیکھ لیتے؟

جناب محمد زمین خان: د یکبنے سر!۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں معزز رکن سے گزارش کرونگا کہ وہ اس میں "B" کو واپس لے لیں، "A" اور "C" کو ہم کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: کب بھیجا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سارا بل خراب ہو جائے گا اس کا، صرف "B" واپس لے لیں۔

جناب محمد زمین خان: ما جی دا امنډمنټ د مخکبنے نه راوړے وو، دوئ بیا ما سره دا دغه کړے وو چه یره دا Any bank ترے لرے کړه او خیر دے دا بینک، نو ما پکبنے حبیب بینک واچولو او Any branch مے لرے کړے وو۔ دا مخکبنے ما دغه کړے وو، دا خو دوئ ما سره په Consensus منلے وو نو زما ورته دا گزارش دے چه دا اومنی څکه چه د خلقو په مفادو کبنے یو بینک پکبنے ما اچولے دے، نور پکبنے څه دغه نشته۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ ایک سال پہلے سے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا جا چکا تھا۔

وزیر قانون: ان کو یہ گزارش ہم نے کی تھی کہ پرائیویٹ بینکس اس میں نہ لائیں، اس میں نیشنل بینک ہے، خیبر بینک ہے اور دونوں گورنمنٹ کے بینکس ہیں، ابھی ایک حبیب بینک آ رہا ہے تو Why should we favour a private bank? پھر کرنا ہے تو یا تو سب کے ساتھ ایک جیسا Treatment کریں، کل کو سارے دوسرے بینکس بھی آئیں گے، پھر Remittance کی Collection میں جو ہے نا گورنمنٹ کو بڑی دقت ہوتی ہے، مشکلات ہوتی ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ کی "A" اور "C" ہم مانتے ہیں، یہ آپ موو کریں، "B" موو نہ کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، "A" اور "C" کو ہم کر لیتے ہیں اور "B" کو یہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! لیجسلیشن۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اچھی بات ہے، آپ Consensus سے کام کریں لیکن کم از کم لیجسلیشن کو اتنی Importance تو دے دیں نا۔ یہ دیکھو، یہ کب Introduce ہوا ہے؟ On 23-12-2010 in the Provincial Assembly.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ اچھی بات ہے، وہ Approve ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ اس کو Oppose کرے گی تو یہ بل Kill ہو جائے گا، اسلئے میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس کو میں پینڈنگ رکھوں؟

جناب عبدالاکبر خان: "B" کو وہ واپس لے لیں تو "A" اور "C" آپ کی Approve ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر وہ یہ کریں، گورنمنٹ د امنڈمنٹ راوڑی کنہ؟

جناب محمد زمین خان: او جی۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ امنڈمنٹ لے آئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، آپ امنڈمنٹ لانے کا کہہ رہے ہیں تو پھر میں یہ موؤ کرونگا That Clause "B" may be deleted.

Mr. Speaker: This is kept pending.

غیر رسمی کارروائی

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چونکہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہے تو گورنمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا دن ہے لیکن لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں، آپ کی کچھ چیزیں آئی ہیں تو ان سے بھی تھوڑا سننا چاہتے ہیں، اگر آپ ان کو سننا چاہتے ہیں تو ڈیڑھ بجے ہیں۔

آوازیں: ہم ان سے ہی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، لیکن سوال ایک لائن سے زیادہ نہ ہو۔ ون بائی ون، ون بائی ون جی۔ جی، آنریبل کفایت اللہ صاحب۔ (مداخلت) ایک منٹ جی، خالی سوال پوچھیں، کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک اجتماعی مسئلے کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جی اور اس میں آپ نے جس طرح فرمایا کہ الحمد للہ آپ کے بھی احساسات ہیں اور صدر مملکت نے جب اپنا خطاب شروع کیا تو انہوں نے سب سے پہلے اسی موضوع سے اپنی بات شروع کی ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ اس پر ہمارا Consensus ڈیویلپ ہوا ہے اور کوئی ایسی بات نہیں اور وہ قرآن مجید کی بے حرمتی کے بارے میں عرض کر رہا ہوں کہ جو امریکہ کے اندر اس کا عمل ہوا ہے جناب سپیکر، ملک کے اندر مذہبی یگانگت اور ہم آہنگی کی سخت ضرورت ہے اور ہماری یہ دنیا ایک چمن کی طرح ہے، اس میں

پھولوں کی ضرورت ہے، اس میں بدبو کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں بہت زیادہ حیران ہوں کہ دنیا میں جہاں کہیں واقعات ہوتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں، کہیں توہین ہوتی ہے تو جناب رسول ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور کہیں اگر مذاق اڑایا جاتا ہے تو اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور کہیں اگر قرآن مجید کے پاروں کو جلایا جاتا ہے یا اپنے غلط جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے تو اس میں بھی نشانہ مسلمانوں کو بنایا جاتا ہے۔ میں عرض یہ کرتا ہوں کہ مسلمان تو ماشاء اللہ پوری دنیا کے اندر اس طرح زندگی گزارتے ہیں کہ وہ کسی کو برا بھلا نہیں کہتے، جب ہم کسی کتاب کو برا بھلا نہیں کہتے ہیں اور جب ہم کسی پیغمبر کو برا بھلا نہیں کہتے ہیں تو پھر ہمارے پیغمبر اور ہماری مقدس کتاب کو کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب!

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر! میں یہ بات۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس ان کو موقع دیں۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: میاں نثار گل صاحب۔ سب بولیں گے، دو چار کو اور بھی موقع ہے جی۔ آپ آپس میں صلاح مشورہ کریں، پارلیمانی لیڈرز صاحبان آپس میں اس پہ متفق ہو جائیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ٹھیک ہے جناب، ہم اور مفتی صاحب اس پر آپس میں ڈسکس کر کے پھر لاسٹ میں ریزولیوشن لے آئیں گے۔ اب مطلب ہے کہ ایجنڈا تو آپ کا تقریباً ختم ہو چکا ہے، اب اگر صرف وزیر اعلیٰ صاحب کچھ کہنا چاہیں باقی تو ٹائم ختم بھی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی یہ کل لے لیتے ہیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: ٹھیک ہے جناب سپیکر، اس کو کل لے لیتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کل لیتے ہیں، آپ کی مرضی ہے، آپ جس طرح کہیں گے، کل لیتے ہیں، پرسوں لیتے ہیں، جو آپ کی مرضی ہے تو وہ دن بتا دیں مجھے۔ ابھی میاں نثار گل صاحب۔ تو آپ آپس میں Consensus build up کریں۔ مفتی صاحب! آپ، عبدالاکبر خان اور یہ اے این پی سے بھی۔ جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یقین کریں کہ ہم آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور عزت بھی کرتے ہیں کیونکہ ہمارے کسٹوڈین بھی ہیں لیکن آپ ناراض بھی نہ ہوں، میں اسلئے اس فلور پہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں دوسری دفعہ اسمبلی کا ممبر منتخب ہو کر اس ایوان میں آرہا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ تیسری دفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ منتخب ہو کر آؤنگا۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل پرسوں میں اٹھا تھا، میں نے ایک ضروری بات کرنا تھی مگر آپ نے مجھے بٹھا دیا۔ آج میں ضمنی سوال پہ دو دفعہ اٹھا، ہم آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ نے مجھے بٹھا دیا۔ جناب سپیکر، جب آپ کی اتنی ناراضگی ہے کہ اگر آپ ایک ممبر کو ضمنی سوال کیلئے بھی ٹائم نہیں دیتے اور آپ دیکھ لیں کہ اس اسمبلی میں جب سے آپ سپیکر ہیں تو بہت کم ہی بولتا ہوں لیکن پھر بھی ہمارے مسائل ہوتے ہیں اسلئے جناب سپیکر، جب آپ کی اتنی ناراضگی ہو، آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے ہیں اپنے حلقے کیلئے، اس کے متعلق نہیں دیتے ہیں تو ہم آپ کو قابل احترام بھی سمجھتے ہیں، قابل احترام سمجھتے رہیں گے لیکن پریس بھی بیٹھا ہوا ہے، افسران بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اگر اسی طرح آپ ہمیں بچوں کی طرح Sit down ,stand up کرتے رہیں تو میں اس ایوان سے اس سیشن تک احتجاج کرتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی واک آؤٹ کرنے والے تھے)

جناب سپیکر: میری بھی بات سنیں پھر احتجاج کریں، آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں جی۔ بات ایسی ہے محترم میاں نثار گل صاحب اور میرے تمام معزز اراکین، آپ ہی کیلئے اور آپ کی سپورٹ سے میں ادھر بیٹھا ہوں اور ایک Reserve Seat سے لیکر تمام معزز اراکین چاہے اپوزیشن سے ہیں، چاہے گورنمنٹ پارٹی سے ہیں، چاہے کسی بھی پارٹی سے ہیں، میرے لئے سب یکساں اور برابر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں، نہ کوئی بڑا ہے، نہ کوئی چھوٹا ہے، ہم سب ایک ہی Colleagues ہیں، ایک ہی طرح آپ کے حلقوں کو، آپ کے مسائل کو میں ایک ہی طرح Treat کرتا ہوں تو اس میں آپ مہربانی کر کے کبھی کبھی تھوڑی سی مجھے Relaxation آپ دیں گے کہ حالات اور وقت دینے کی کبھی کبھی تنگی آجاتی ہے تو میں اسمبلی بزنس کی وجہ سے کبھی کبھی، حالانکہ کسی Matter پر تین ضمنی سوال کرنے کی، دو ضمنی سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن میں آپ کے مسائل کو دیکھتے ہوئے کبھی کبھی زیادہ، پانچ چھ سات تک بھی چلا جاتا ہوں لیکن میں بھی انسان ہوں، آپ کا بھائی ہوں، میں بھی کوئی اوپر سے آئی ہوئی مخلوق نہیں ہوں تو مجھے یقین ہے کہ آپ سب میرے ساتھ تعاون کریں گے اور مجھے معاف کریں گے۔ (تالیاں) بہت

بہت شکریہ۔ مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو آپ مجھے معاف کریں گے۔ ابھی اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، مختصر جی، مختصر مختصر۔ میرے معزز آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہیں، وہ تھوڑا سا ہاؤس کے ساتھ شیئر کریں گے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ارباب صاحب گزشتہ دنوں ڈیرہ اسماعیل خان آئے تھے، انہوں نے Extensive visit کیا، دو تین دن وہاں پہ رہے، وہاں پہ زمینداران کے پانی ایک مسئلہ تھا CRBC کے متعلق کیونکہ اس کا جو ہیڈ ہے، وہ پنجاب میں چشمہ کے مقام پر ہے تو انہوں نے اس سلسلے میں سی ایم صاحب سے بات کی اور ابھی وہ پانی شروع ہو گیا ہے۔ زمینداران ان کے اس اقدام سے بڑے خوش ہیں، میں ان کا اور سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، اس کو تو Appreciate کیا کریں کم از کم۔

(تالیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور ساتھ ہی سر، ایک گزارش میں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس کے بعد لیڈر آف اپوزیشن بات کریں گے۔ وہ سر، محکمہ پبلک ہیلتھ کے متعلق ہے جو کہ سی ایم صاحب کا محکمہ ہے، اس میں سر، انہوں نے گزشتہ سال ایک بہت احسن قدم اٹھایا کہ جو VDOs schemes تھیں، ان کو Own کر کے ایک ایک پوسٹ دی۔ ابھی سر، یہ ہے کہ Labour Laws کے مطابق آپ آٹھ گھنٹے سے زیادہ کسی کو پابند نہیں کر سکتے کہ وہ ڈیوٹی کرے اور انہوں نے جو ایک پوسٹ دی ہے، وہ Operator/ Valve man/Chowkidar ہے تو مطلب ہے کہ ایک بندہ جو ہے، وہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی کا پابند ہے، وہ بندے ڈیوٹی کرتے نہیں ہیں۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ان کو ایڈیشنل ایک پوسٹ دے دیں تاکہ محکمہ کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اقبال دین فنا صاحب! تاسو پہ څه باندے وایئ جی؟

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی جی۔ یو خو زما خبره د قرآن مجید د بے حرمتئ باره کښے ده۔

جناب سپیکر: دے ته خو سبا تاسو اتفاق اوکړئ۔

ڈاکٹر اقبال دین: د هغے د پاره خو سبا ټائم دے او بل دلته زمونږ محترم وزیر اعلیٰ صاحب هم موجود دے ، زۀ دوئ ته او د دوئ د ټولے کابینے شکریه ادا کوم چه زما د حلقے یو دیرینه مسئله وه د جرمے د خلقو د زمکو د ملکیتی حقوقو چه دوئ ورله ورکړل، دا د یو سل اووه کاله زړه مسئله وه، دا مسئله دوئ حل کړه او خلقو ته ئے ملکیتی حقوق ورکړل۔ (تالیاں) "خپله خاوره خپل اختیار" هغه ملکیتی دغه چه کوم وو، هغوی ئے خپل ځائے ته راوستو، زۀ د خپلے ټولے حلقے د هغو ټولو خلقو د طرف نه د دوئ شکریه ادا کوم۔ مهربانی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سپیکر صاحب! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، جیسا کہ آج زمین خان نے ایک بل پیش کیا لیکن اس میں کچھ پرابلمز ہیں، یہ بل چونکہ آپ نے خود فرمایا کہ 2010ء میں آیا تو ہمارے ایوان میں لیجسلیشن بہت کم ہوتی ہے، لیجسلیشن ہونی چاہیئے، بہت کم ہوتی ہے، ایک بل بہت مشکل سے پاس ہوتا ہے تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ سات ماہ پہلے ٹریفک قوانین کے متعلق ایک بل پاس ہوا اور جب وہ بل پاس ہوا تو میں نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ تم موبائل فون سننے میں ذرا احتیاط کرو، ٹریفک قوانین کی پابندی کرو کیونکہ بل پاس ہو چکا ہے، تو میرے ڈرائیور نے کہا کہ بل پاس ہوتا رہے لیکن عمل کوئی بھی نہیں کرے گا، میں نے کہا کہ عملدرآمد تو بہر حال ہم سب کی ذمہ داری ہے، آپ احتیاط کریں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ ٹریفک پولیس آپ سے وصولیاں شروع کر دے۔ جناب سپیکر، آج تقریباً آٹھ ماہ ہو چکے ہیں مگر اس پر کوئی Implementation نہیں ہو رہی ہے۔ میرے ڈرائیور نے خود کہا کہ لگتا ہے کہ ٹریفک پولیس کو بھی آپ کے منظور شدہ بل کا پتہ نہیں چلا کہ وہ تو جو وصولیاں دس روپے، بیس روپے، چالیس، پچاس وہ بھی نہیں کرتی، کھلے عام ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ کوئی بل پیش ہوتا ہے تو اس کی Implemention میں اتنی تاخیر کیوں ہوتی ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، تھینک یو جی۔ وقار خان صاحب! میں آپ کے حوصلے کو داد دیتا ہوں، بڑا صبر کیا، تھینک یو۔ جی، وقار صاحب۔

جناب وقار احمد خان: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ اسرار خان د VDOs سکیمونو خبره اوکړه، سر، زۀ به ستاسو په توسط باندے د جناب وزیر اعلیٰ صاحب په

نوټس کښے دا خبره راولمه جی چه زمونږ په سوات کښے د VDOs په سکیمونو کښے د بجلئ او د واپډا د بقایا جاتو مسئله ده، د هغے سره خلق ډیر ښکار دی، هغه محکمه وائی جی چه زمونږ سره فنډ نشته او هغوی ته د اوبو تکلیف دے۔ زۀ ستاسو په توسط باندے جناب وزیر اعلیٰ صاحب ته خواست کوم چه هغوی دا فنډ زر ریلیز کړی چه د هغوی دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ سردار نلوٹھا صاحب! ایک ایک منٹ لے لیں تاکہ ان کو بولنے کا زیادہ موقع مل سکے۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں صرف ایک بات کرونگا جی سی ایم صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، مجھے یہ پتہ چلا ہے جی کہ ہمارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان کو سی ایم صاحب نے سکولوں کی اپ گریڈیشن بھی دے دی ہے اور سڑک بھی اور ہم ممبران اس میں سے رہ گئے ہیں تو میری یہ گزارش ہو گی کہ سی ایم صاحب نے پہلے دن یہ کہا تھا کہ اس ہاؤس کے جتنے ممبران ہیں، جن جن جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان سب کیساتھ میں ایک جیسا سلوک کرونگا تو میری یہ گزارش ہے سی ایم صاحب سے کہ ہمیں مطمئن کریں اور یہاں پہ ابھی اس فلور پر اعلان کریں کہ جو سکیمیں ہیں اور ہمارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان کو دی گئی ہیں، وہ ہمیں بھی دی جائیں کیونکہ ہم تو اپنے اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جناب سی ایم صاحب خصوصی ہمارے اوپر مہربانی کرینگے۔ جب اس ہاؤس نے آپ کو منتخب کیا تھا سپیکر صاحب، آپ کو اور سی ایم صاحب کو تو ہم نے متفقہ طور پر بلا مقابلہ، آپ کو جس طرح اے این پی والوں نے ووٹ دیا تھا اور پی پی پی والوں نے تو ہم نے بھی اسی طرح دل سے چاہتے ہوئے آپ کو ووٹ دیا تھا۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ میں جناب آنریبل معزز لیڈر آف دی ہاؤس امیر حیدر خان ہوتی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آپ سے خطاب کریں۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب او د دے معزز هاؤس زما ټول Colleagues چه نن په دے هاؤس کښے موجود دی،

ټولو کښے اول خو سپیکر صاحب، ستاسو شکریه ادا کوم چه تاسو نن ما له موقع راکړه. یو دوه درے اهم نکتے داسے وے چه په هغے باندے زما خپل خواهش دا وو چه زهٔ دا هاؤس په اعتماد کښے واخلم او هغه ایشوز او هغه مسئلے چه کومے پورته کړے شوی دی، هغے کښے لږ Clarity راشی او بیا د نن کارروایئ دوران کښے هم زما Colleagues، زما مشرانو ورونړو او خوئیندو هم بعضے Issues raise کړل. مختصراً په هغے باندے به خبره کول غواړمه خو ټولو کښے اول لیډر آف اپوزیشن چه زما ډیر مخترم دے او داسے دے لکه زما خپل مشر، نن هغوی موجود نه دی، غالباً د هغوی او د مولانا صاحب څه سیاسی هلے ځلے دی او په هغه سلسله کښے هغوی نن نشته دے خو هغوی غالباً په بنوں کښے د یو ټیکس په حواله باندے خبره کړے وه چه هلته کښے Loading / Unloading tax هغه Introduce شوے دے او هغه سراسر غیر قانونی دے او یو داسے ټیکس دے چه د هغے څه جواز نه جوړیږی او یو داسے ټیکس دے چه هغه د صوبے په بله برخه کښے چرته دے وخت کښے نافذ نه دے. تش په هغه حواله باندے خبره کول غواړمه، نور اکرم خان درانی صاحب د دے صوبے سابقه وزیر اعلیٰ پینځه کاله پاتے شوےدے، د هغه یو ډیر لوئے او سیاسی حیثیت او مقام دے، ډیره لویه پوهه لری، زمونږ د ټولو نه زیات پوهه دے، که بیا هم داسے څه ایشوز پاتے شول نو ضرور به زهٔ دا غواړمه چه زهٔ د درانی صاحب سره کښینمه او هغه معاملات د هغوی د تسلئ او د اطمینان مطابق مونږه حل کړو خو تش نن یو Clarification ما کولو چه دا کوم Loading / Unloading tax په ټی ایم اے بنوں ټو کښے Introduce شوے دے، دا د لوکل گورنمنټ آرډیننس 2005ء، دا د هغے د Provisions مطابق نافذ شوے دے محترم سپیکر صاحب او باقاعده په دیکښے Objections او Suggestions غوښتلے شوی وو As a whole د کمیونټی نه او ایډورټائز شوی وو. په هغه وخت دوران کښے څه مناسب Objections او Suggestions ملاؤ نه شو او بیا په هغه ځائے کښے د پینځه نیمو میاشتو د پاره دا Implement شوے دے او Competent authority په دے کیس کښے سینیئر منسټر دے لوکل گورنمنټ اینډ هیومن ډیوپلمنټ، هغوی Departmental procedure follow کړے دے او دا دے وخت کښے

محترم سپیکر صاحب، بلکه په دے وخت کښے زما Colleagues ناست دی چه د کوهاټ سره تعلق لری او د لکی مروت سره تعلق لری، هلته کښے هم دا ټیکس Already لګیا دے Implement شوے دے او د څه وخت نه لګیا دے Implement شوے دے او دا دے وخت کښے Collect کیږی بلکه د لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ خپل Proposalاوس دا دے چه نور هغه ټی ایم ایز چه کوم ځائے کښے یو Legal process and procedure follow شی او هغوی ته په حقیقت کښے په دے وخت کښے د انکم ضرورت وی نو هلته کښے هم دا ټیکس په دے وخت کښے Under consideration دے۔ تش یو خواست به زۀ کومه چه دلته کښے تاسو ته پته ده چه د ټی ایم ایز کافی ایشوز دی، هغه ایډمنسټریټیو ایشوز دی او بیا فنانشل ایشوز دی او فنانس منسټر صاحب دلته کښے ناست دے وقتاً فوقتاً زمونږه مجبوری شی چه بیا ټی ایم ایز خپل Expenditure نه شی Meet کولے نو د هغوی په Earnings کښے او په Expenditure کښے یو ډیر لوئے Gape وی نو اکثر هغوی له مونږه ګرانټس ورکوؤ نو زمونږه کوشش دا دے او د ډیپارټمنټ هم کوشش دا دے چه ټی ایم ایز په خپلو پښو باندے اودریږی او دا چه کوم Gape دے ، هغه د خپلو ریسورسز نه پخپله باندے Fill کړی، تش په دغه وجه باندے نن هغوی نوی Venues ګوری او د هغے د پاره ټیکسیشن هغوی دغه کوی۔ ما تش دومره Explanation ورکولو خو نور هم که د درانی صاحب بیا څه په دے اعتراض وی یا څه Objection وی نو په سر سترګو باندے خو زما به ریکوسټ دا وی چه مفتی صاحب هغوی ته بیا دا Convey کړی او که څه هم وی نو زۀ بالکل حاضر.بلکه تیر هاؤس کښے دلته کښے هغوی په یو ډیر Important issue باندے هم خبره کړے وه او زمونږه سابقه چیف منسټر پیر صابر شاه صاحب هم خبره کړے وه او هغه تنظیم السائل والمحروم په حواله باندے خبره وه چه هغه پروګرام لګیا دے ختمیږی او ما هغه وخت فلور آف دی هاؤس کمټمنټ کړے وو خپلو هغه دواړه مشرانو سره او دے هاؤس سره چه د جون پورے به ورله مونږه Extension هم ورکوؤ او د راروان بجټ نه مخکښے به د هغے د پاره مونږه یو مناسب لاره هم را اوباسو۔ محترم سپیکر صاحب، جون پورے مونږه Extension

هم هغے له ورکړو بلکه تش جون پورے Extension ما ورنکړو، هغه میټنګ چه کوم د جون نه مخکښے ما کولو، هغه مونږه اوکړو او د تنظیم السائل والمحروم چه کوم زمونږه پروګرام دے سپیکر صاحب، د هغے ایلوکیشن چه کوم وو نو هغه Hundred and fifty million per year وو او هغه ایلوکیشن ورله ما د Hundred and fifty million نه سیوا کړو او هغه مے ورله Two hundred million per year کړو او پروګرام د راروان دریو کالو د پاره مونږه Approve کړو، هغه به انشاء اللّٰه مونږه جاری ساتو که خیر وی۔ (تالیاں) دغه چونکه فلور آف دی هاؤس زما یو کمټمنټ وو۔ د دے نه علاوه عبدالاکبر خان موجود دے او نور هم دلته کښے ممبران صاحبان موجود دی۔ د پبلک سروس کمیشن په حواله باندے دلته کښے ستاسو ډیر Genuine grievances complaint شو او ډیر Gray areas تاسو Identify کړی وو، هغه رپورټ هم مختصراً په کیبنټ کښے پیش شو۔ اوس تش یو میټنګ ما ته پاتے دے چه کوم به زۀ چیئر کوم، لاء منسټر صاحب او نور چه کوم زمونږه Concerned officials دی، هغوی به زۀ راغواړم او زۀ امید دا کوم چه انشاء اللّٰه بل ځل سیشن ته چه زۀ راځم، زۀ حاضریږم او تاسو سره مخامخ کیږم نو که خیر وی په هغے کښے چه هم کومه کارروائی کول غواړی، د هغه لیجسلیشن به هم مونږه خپل پراسس کمپلیټ کړے وی، تاسو ته به ئے بیا راوړو که خیر وی د Approval د پاره۔ دغه مے چونکه یو کمټمنټ وو فلور آف د هاؤس زما نو ما وئیل چه په هغے باندے تاسو په اعتماد کښے واخلم چه څه پیش رفت په هغے باندے شوے دے۔ بیا په دیکښے پرون غالباً محترم سپیکر صاحب، خبره شوے وه، دا کوم چه Meat prices دی، د غوښے قیمت دے وخت کښے زمونږ په مارکیټ کښے او دا خدشات چه کوم دی نو د دے اظهار شوے وو چه مارکیټ کښے د Meat prices ورځ تر ورځه لګیا دی سیوا کیږی۔ په هغه حواله باندے به زۀ صرف دومره ګزارش اوکړمه چه ما ته هم دا رپورټس راغلل، په هغه ورځو کښے زۀ نه وومه، زۀ د ملک نه بهر وومه او چه زۀ راغلمه نو ما ته دا معلومات راکړے شول چه فیډرل ګورنمنټ کوم اجازت ورکړے دے او په څومره تعداد کښے او کوم مقدار کښے د دے اجازت ورکوی، د هغے تعداد نه په ډیر لوئے زیات سیوا مقدار کښے چه کوم دے نو دا

ځاروی لګیا دی دے وخت کښے دا افغانستان ته ځی۔ هغه چونکه فیډرل سبجیکټ دے او اجازت هغوی ورکوی خو بهرحال ما بیا Immediately په هغے باندے منسټر صاحب او Concerned officials رااوغوښتل، ما پرے پخپله میټنګ چیئر کړو، ما چیف سیکرټری ته ټاسک ورکړو چه هغوی کښینی او د دے د پاره یو انتهائی Transparent او Effective میکنزم جوړ کړی او په هغه حواله باندے محترم سپیکر صاحب، اوس فیډرل ګورنمنټ ته مونږ دا ریکویسټ کړے دے چه یو خو هغوی کومه کوټه مقرر کړے ده، که د افغانستان یو ضرورت پوره کیږی نو په سر سترګو مونږه حاضر یو، زمونږ ورونړه دی، زمونږ ګاونډیان دی او د هغوی ضرورتونه د خدائے پوره کړی خو که مونږ د څه پکار راتلے شو په سر سترګو باندے خو زهٔ د یو بل ملک د ضرورت د خپلو خلقو د کړاؤ په Expense باندے پوره کولو ته تیار نه یم او نه هغه پوره کیدے شی، لهذا فیډرل ګورنمنټ ته مونږ دا ریکویسټ کړے دے چه د هغوی خپله کومه کوټه ده، هغوی چه څومره Allot کړے ده، هغه کم از کم نیمه کړی چه مونږ ته دلته Shortage نه Create کیږی او Secondly مونږه فاټا ته هم دا ریکویسټ کړے دے چه د هغوی Requirement هم دے وخت کښے د Allocated کوټه نه کم دے، هغه کوټه د هم هغوی کم از کم نیمه کړی او بیا پولیس ته، لائیو سټاک ډیپارټمنټ ته، فوډ ډیپارټمنټ ته ما Strictly دا انسټرکشنز ورکړی دی چه تش هغه ګاډی به پریښودلے کیږی چه د چا سره Verified documents وی د فیډرل ګورنمنټ او هغه چه کوم ځاروی دی او هغه اغستلے شوی وی، هغه ځایونه کښے چه کوم ځایونه Identify شوے وی او د هغے د پاره یو واحد Route دے چه کوم زمونږ Trade route دے هم دا د خیبر، که د هغے نه علاوه په بل یو Route باندے هم ځی نو مطلب دا غیر قانونی دی او دا سمګلنګ کیږی۔ یو قدم مونږ پورته کړو خو زما به ټول هاؤس ته دا ریکویسټ وی چه په دیکښے پولټری هم دے، Yes Arbab Sahib, thank you so much، پولټری هم په دیکښے دے، دیکښے Frozen meat هم دے، Frozen meat هم وو، پولټری هم وو او Cattle هم وو چه کوم روان وو، د هغوی مقدار یو کمول دی چه کوم مونږ کموؤ او بل Transparent کول دی چه تش هغه هومره لاړ شی چه د څومره اجازت ورکړے

شوے وی۔ څنګه چه ما ګزارش اوکړو چه دیکښے Basically فیډرل ګورنمنټ او بیا پولیټیکل ایډمنسټریشن چه کوم ټرائبل ایریا کښے دے، زمونږ خپل چه کوم دی نو په هغے کښے د پولیس، د لائیو سټاک او د فوډ ډیپارټمنټ دیکښے یو Role جوړیږی او په دیکښے ما ته دا معلومات راغلی وو چه بعضے داسے خلق وی چه هغوی د لسو لسو، شلو شلو کالو راسے په یو یو پوسټ باندے ناست وی او بیخی هلته یو بادشاهی غوندے جوړه شوے ده، څه چه زما په علم کښے وو، هغه خو پرے ما Remove کړل خو زما به ټول هاؤس ته دا خواست وی چه په کوم ځائے کښے په دیکښے تاسو پوهیږئ چه د دے Concerned department نه کوتاهی کیږی نو پلیز ما ته Identify کوئ چه د سخت نه سخت کارروائی مونږ د هغے خلقو خلاف اوکړو چه په دیکښے ټرانسپیرنسی راشی او زمونږ خپلو خلقو ته دلته یو سهولت جوړ شی۔ سپیکر صاحب، بیا په دیکښے د Compensation خبره اوکړے شوه، اوس خو هغه معامله راغله او ریفر شوه کمیټی ته، زهٔ ډیر خوشحاله یم چه کمیټئ ته لاړ شی، دوئ ته به ټول معاملات پخپله ښکاره شی۔ زهٔ قطعاً دا Suggest کول نه غواړم محترم سپیکر صاحب، چه په دیکښے یو Hundred percent totally affective system دے وخت کښے موجود دے او سلو کښے یو کیس دوه ضرور داسے کیدے شی Unfortunately چه په هغے کښے د څه وجوهاتو په بنیاد باندے Delays راتلے شی خو تش د دے هاؤس د انفارمیشن د پاره مخکښے پراسس دا وو چه یو یو کیس به راتلو هوم ډیپارټمنټ ته، یو یو کیس به بیا موؤ کیدو چیف منسټر ته او د یو یو کیس به Approval ورکولو چیف منسټر او هغه به چرته هغه خلقو غریبانانو وارثانو Compensation amount ملاویدو، هغه ټول پراسس مونږه Undo کړو۔ هوم ډیپارټمنټ چه کوم دے، هغه فنانس مهربانی اوکړی، دوئ Block allocation اوکړی، هوم ډیپارټمنټ مخکښے Concerned commissioners ته اوکړی او زما ورته انسټرکشنز دا دی چه یو کیس به هم مونږ ته نه رالیږئ چیف منسټر سیکرټیریټ ته، څه ضرورت نشته زمونږ څه Role نه جوړیږی او چه Pendancy نه وی، اوس 95% شکر الحمد للّٰه هغه کیسز چه کوم به په شپږ او اته میاشتو کښے کیدل، هغه نن سبا په دیرش او په شل ورځو کښے کیږی۔ (تالیاں) زهٔ به ورسره تاسو له یو

مثال د رکړمه۔ دوه زمونږه Incidents شوی وو عنقریب، اول خو به خدائے ته دا سوال کوؤ چه الله د کړی چه مزید مونږ ته هډو د دے Compensation ورکولو څه ضرورت پاتے نه شی۔ خدائے د دلته مکمل امن بحال کړی خو بهرحال تر څو پورے چه دا تکلیف دے نو ظاهره خبره ده چه د حکومت دا Responsibility جوړیږی، مفتی صاحب ته به یاد وی او هغه پارلیمنټیرینز ته به هم یاد وی چه کوم په تیره اسمبلئ کښے وو چه دا اماؤنټ یو لاکھ روپئ وو، اوس د انسان د ژوند قیمت یو ارب روپئ هم نه دے ، د هغے نه ډیر سیوا دے خو مونږه دا اماؤنټ یو په درے سیوا کړو او دا مونږه درے لکهه کړو او Recent واقعات چه کوم شوی وو په دے ورځو کښے ، یو په اکبر پوره کښے Incident شوے وو، دا سے یو بدبخته وو چه هلته کښے هغه لاړو یو جمات ئے ټارګټ کړو او بیا یو بل Incident کښے زمونږ د پیښور په رورل ایریا کښے ، ستاسو په علم کښے ده چه په جنازه باندے خودکش حمله اوشوه او د بدقسمتئ نه ئے ادیزئ کښے اوکړه او دے وخت کښے محترم سپیکر صاحب، زهٔ کم از کم هاؤس ته دا وئیلے شم چه دا ټولو کښے زیات Recent cases وو او دے وخت کښے چه زهٔ هاؤس ته مخاطب یمه، د دغے دواړو Incidents چه څومره خلق وو، Affectees وو، که Seriously injured وو او که وارثان وو د شهیدانو، هغوی ته خپل Compensation checques ملاؤ شوی دی۔ (تالیاں) او زهٔ مشکور یمه د خپلو ورونړو چه هغوی مونږ ته په لکی کښے یا په ډیره اسماعیل خان کښے چه کومے کوتاهئ دی، هغه Identify کړے ، کوشش به دا کوؤ چه انشاء الله هغه معاملات چه کوم دی، هغه کمئ چه کوم دی، هغه مونږه خپله لرے کړو د دوئ په مشوره باندے۔ بیا دلته کښے خبره اوشوه محترم سپیکر صاحب، د پی ایچ ای د بعضے معاملاتو په حواله باندے Additional positions required دی، د هغے د پاره چونکه یو خپل پراسس دے ، یو پروسیجر دے خو زهٔ به پی ایچ ای ډیپارټمنټ ته دومره ډائریکټیوز ضرور اولیږم چه هغوی یو کیس پراسس کړی او ما ته ئے Put up کړی For approval off course routed through the Finance Department چه که په حقیقت کښے د هغوی Requirements وی چه څنګه تاسو اووئیل او دا Additionally مونږ ته پکار هم وو چه دا Definitely مونږ Consider کړو او چه

کوم د بلز تاسو د ایریاز خبره او کړه نو هغه ایریاز چه کوم دی، هغه به We will look into that چه څومره ایریاز دی، ولے دی، په څه وجه دی او د هغے د پاره مونږه څه یو مناسب Arrangements کولے شو چه هغه خبره پرے مونږه سر ته اورسوؤ؟ نلوٹھا صاحب! اب میں اردو میں بات کر لونگا تاکہ آپ Ear phones اتار لیں۔

Sardar Aurangzeb Nalotha: Thank you, Sir.

وزیراعلیٰ: آپ نے بات کی میرے خیال میں فنڈ کے حوالے سے کہ پارلیمنٹری پارٹی لیڈرز اور آپ نے اپنا Comparison کیا، ہم سب کو بالکل بے شک کہ اس ہاؤس میں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی فرق ہم میں نہیں ہے، نہ ہونا چاہیئے لیکن معذرت کے ساتھ میں ایک بات کہوں گا کہ پارلیمنٹری پارٹی لیڈر ہر ایک پارٹی کا ایک ہی ہوتا ہے، وہ دو، تین یا چار نہیں ہوتے اور پارلیمنٹری پارٹی لیڈر وہی ہوتا ہے جو ہمیشہ پارٹی کی لیڈرشپ میں سے کوئی ہوتا ہے جن کو آپ آپس میں بیٹھ کر ایک صلاح مشورے کے نتیجے میں آپ ان کا انتخاب کرتے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ ریسورسز کی کمی کی وجہ سے جب تھوڑا بہت ہمیں Focus کرنا پڑتا ہے تو ہمیں پارلیمنٹری پارٹی لیڈرز کو زیادہ Focus کرنا پڑتا ہے لیکن میں کوشش کرونگا کہ اس کا ضرور کوئی ہم آزالہ کریں لیکن یہ میری بہنیں ادھر بیٹھی ہیں، پھر میرے خیال میں کہ یہ صرف نہ کہنا کہ Directly elected MPAs کیلئے یہ Provision ہونی چاہیئے، پھر یہ بھی مہربانی کر لیں کہ جو آپ کیلئے Provision ہے، وہ پھر ان کیلئے بھی ہونی چاہیئے تاکہ ان کی جو فنڈنگ ہے، (تالیاں) ان کیلئے بھی کوئی آسانی ہو جائے لیکن وہاں پر پھر دوسرا قانون بن جاتا ہے، وہاں پھر شاید ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں، یہ چونکہ Directly elected نہیں ہیں تو ان کیلئے وہ Provision نہیں ہونی چاہیئے۔ بہر حال میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے، میں نے پہلے دن یہ کہا تھا، آج سے تقریباً کوئی تین سال ہو گئے ہیں، مجھے یاد ہے وہ دن جب میں نے یہاں کھڑے ہو کے یہ کہا تھا، میں نے اس پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کیا تھا کہ آپ نے مجھ پہ اور ہماری اس اتحادی حکومت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ مجھے خود، سپیکر صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب اور اس حکومت کے دوران نہیں بلکہ ساری زندگی مجھے اس ہاؤس کا وہ اعتماد اور وہ پیار یاد رہے گا اور تب بھی میں نے یہ کہا تھا کہ یہ جو کرسی ہے جس پر آپ بیٹھے ہیں اور یہ میرے پیچھے جو کرسی پڑی ہے، یہ وقتی ہے اور یہ بڑی بے وفا بھی ہے، یہ آج ہے تو کل نہیں ہے، آج میں تو کل کوئی اور پھر کوئی اور۔ مجھ سے پہلے بہت سارے گزر گئے ہیں تو میری کوشش یہی ہو گی انشاء اللہ اس دوران کہ آپ میں کسی کے ساتھ کم از کم میری وجہ سے بے انصافی نہ ہو اور مجھے یہ بھی احساس ہے کہ عزت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر آپ کسی کو عزت دیں گے

توآپ کو عزت ملے گی تو میری انشاء اللہ یہی کوشش رہے گی۔ (تالیاں) محترم سپیکر صاحب، زۂ په اخر کښے یو ځل بیا ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چه تاسو ما له دا موقع راکړه او د ټول هاؤس، د خپل ټولو Colleagues ډیره شکریه ادا کوم چه ډیر لیټ دے، ډیر وخت شوے دے خو چه دومره په صبر او استقامت ئے زما خبره واوریدله۔ ډیره مهربانی محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ کل جمعہ کا مبارک دن ہے، میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ آپ صحیح ٹائم پر بلکہ اس سے بھی پہلے آنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے مسائل سنیں اور حکومت کو اس کو حل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ ٹائم ملے اور آپ کے گلے شکوے بھی دور ہو سکیں، مجھ سے بھی اور تمام وزراء صاحبان سے بھی۔ The sitting is adjourned till 10:00 AM of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 25 مارچ 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

اضلاع	تعداد گاڑیاں جو مال مقدمہ کے طور پر تھانہ جات /پولیس لائن میں کھڑی ہیں	تعداد گاڑیاں جو احاطہ عدالت میں کھڑی ہیں	تعداد گاڑیاں جو مالکان کو واپس کر دی گئی ہیں	تعداد گاڑیاں جو بحکم عدالت سپردار ی پر دی گئی ہیں	تعداد گاڑیاں جو عدالت نے ضبط کی ہیں	تعداد گاڑیاں جو کسٹم حکام کو حوالہ کی گئی ہیں	تعداد گاڑیاں جو ڈسٹرکٹ کلکٹر آفیسر کو حوالہ کی گئیں	تعداد گاڑیاں جو ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر کو حوالہ کی گئیں	تعداد گاڑیاں جو ایکسائز کو حوالہ کی گئیں
پشاور	238	-	699	-	1	-	-	-	7
چارسدہ	22	-	32	-	-	-	-	-	-
نوشہرہ	56	-	259	-	1	-	-	-	-
مردان	25	-	120	-	6	-	-	-	-
صوابی	80	-	12	-	3	-	-	-	-
کوہاٹ	-	-	2	-	-	-	-	-	-
ہنگو	13	-	2	-	-5	-	-	-	-
کرک	9	-	332	-	-	-	-	-	-
ایبٹ آباد	20	-	124	-	-	-	-	-	-
مانسہرہ	7	-	26	-	-	-	-	-	-
ہری پور	7	-	2467	-	-	-	-	-	-
بٹگرام	8	-	8	-	-	-	-	-	-
کوہستان	2	-	7	-	-	-	-	-	-

-	2	1	5	1	-	11	-	35	بنوں
-	-	-	-	-	-	77	-	24	لکی مروت
-	-	-	3	-	1	17	6	20	ڈی آئی خان
-	-	-	-	1	-	-	-	2	ٹانک
-	-	-	-	-	-	25	-	-	سوات
-	-	-	-	2	-	21	-	5	بونیر
-	-	-	-	1	-	20	-	6	شانگلہ
-	-	-	-	-	-	20	-	10	دیر لوئر
-	-	-	-	-	-	13	-	7	دیر اپر
-	-	-	-	2	-	1884	-	-	چترال